مرتبہ

نشتر جالندھری

کتاب منزل لاہور

نشترِ ادب

نشتر

طبع اول   ۱۹۵۰ء

قیمت ——— فی جلد ——— دو روپے

شیخ نیاز احمد پرنٹر پبلشر نے اتحاد پرنٹنگ پریس
لاہور میں طبع کراکر کشمیری بازار لاہور سے شائع کی

فہرستِ مندرجات

ساقی ارباب ذوق
PDF BOOK COMPANY

طبع آئینہ ہے۔ خامے کی زباں شانہ ہے
دل مرا شاہد اردو ہی کا دیوانہ ہے

انتساب

اُس شاگردانہ نیازمندی کی بنا پر جو مجھے استاذ الاساتذہ نواب حیدر یار جنگ بہادر حضرت علامہ سید علی حیدر نظمؔ طباطبائی لکھنوی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت بابرکت میں حاصل تھی - میں اس ناچیز کتاب "نشترادب" کو مرحوم کے اسم گرامی سے منسوب کرنے کا فخر حاصل کرتا ہوں ؎

گرچہ خُردیم نسبتے ست بزرگ
ذرۂ آفتابِ تابانیم

خاکسار
نشترؔ
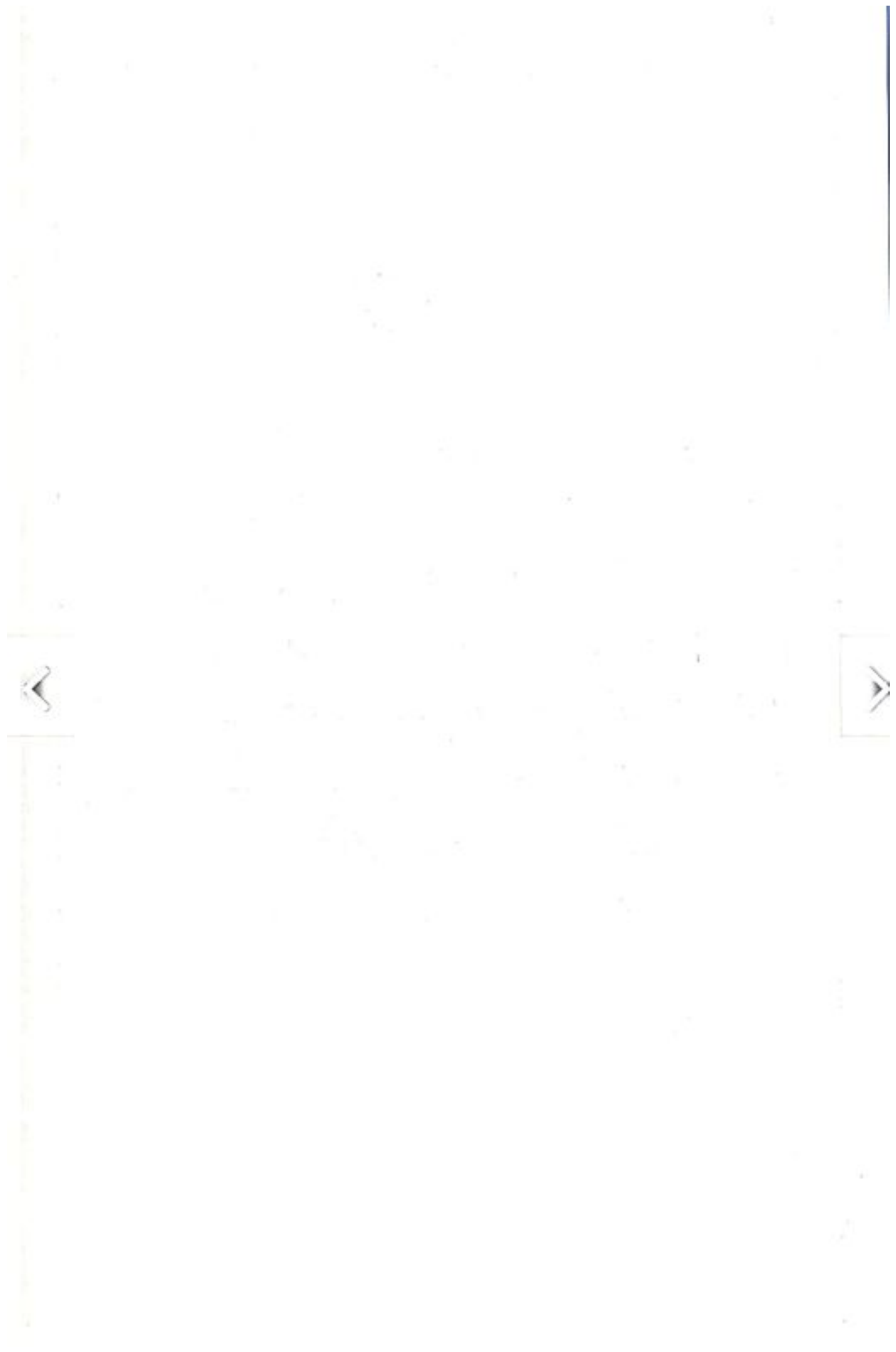
التماس

اُردو کا ایک ادنیٰ خادم ہونے کی حیثیت سے میری دلی آرزو ہے ۔ کہ جہاں ہندوستان اور پاکستان کی یہ مشترکہ زبان وسعت و ارتقا کے اعتبار سے دنیا کی ترقی یافتہ ۔ مبسوط اور مکمل زبانوں کی صف میں ایک ممتاز جگہ حاصل کرے ۔ وہاں صحت کے اعتبار سے بھی انگشت نما نہ ہو سکے ۔ مجھے اردو کے بے شمار اخبارات ۔ رسائل اور تصانیف کی روزافزوں تعداد کو دیکھ کر خوشی بھی ہوتی ہے ۔ اور رنج بھی ۔ خوشی اس لئے کہ اردو کا دامنِ علم و ادب وسیع سے وسیع تر ہو رہا ہے ۔ اور رنج اس لئے کہ صرف ایک آدھ اخبار ۔ ایک آدھ رسالہ اور معدودے چند کتابیں ایسی ہوں گی ۔ جن میں صحتِ زبان کا خیال رکھا

جاتا ہو۔ ورنہ بالعموم خدمتِ زبان کے اس اہم پہلو کی طرف سے نہایت افسوس ناک بے اعتنائی کا ثبوت ملتا ہے۔ خصوصاً شعر و سخن کی دنیا میں تو بالکل اندھیر مچا ہوُا ہے۔ جس کی اصلاح کے لئے زیادہ تر توجّہ کی ضرورت ہے ؎

بس اسی بات سے متاثّر ہو کر میں نے اُردو کے مشہور علمی و ادبی رسالہ "ہمایوں" لاہور میں "اصلاحِ ادب" کے عنوان سے ایک طویل مضمون بالاقساط لکھنا شروع کیا۔ جو ملک کے بالغ نظر اساتذۂ ادب و شعر نے بے حد پسند فرمایا۔ میں چاہتا تھا۔ کہ یہ سلسلہ برسوں تک جاری رہے۔ لیکن بعض کرم فرماؤں کے مسلسل و پُر اصرار تقاضوں سے مجبور ہو کر برادر محترم مولانا عبدالمجید صاحب سالک بی۔ اے۔ مالک و مدیر روز نامۂ "انقلاب" کی گراں قدر تجویز کو پسند کرتے ہوئے حروفِ تہجی کی ترتیب سے اسی میں معتدبہ اضافہ کرنے کے بعد "نشترِ ادب" کے نام سے طبع کرا رہا ہوں۔ اگر افکار زمانہ نے مہلت دی۔ تو اس موضوع پر کچھ نہ کچھ

لکھتا رہوں گا ۔ اور کتاب کی ہر طبع جدید میں معقول اضافہ ہوتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ؂

میں نے دورانِ تحریر میں یہ چند امور پیش نظر رکھے ہیں ۔کہ :۔

(۱) صرف انہیں غلطیوں کی اصلاح کی جائے ۔ جو تمام مستند اساتذہ کے نزدیک مسلّم ہوں ؂

(۲) عوام سے قطع نظر کرتے ہوئے صرف وہی غلطیاں لی جائیں ۔ جو ادیبوں ۔ شاعروں اور عام اعلیٰ تعلیم یافتہ حضرات سے عدمِ واقفیت یا بے پروائی کے باعث سرزد ہو جاتی ہیں ؂

۳۔ صحیح یا غلط العام الفاظ کو جو یقیناً صحیح بلکہ فصیح ہوتے ہیں ۔ خواہ مخواہ غلط قرار دے کر یا نظم کے اصول و قواعد وغیرہ کے متعلق زیادہ تشدّد سے کام لیتے ہوئے ترقی زبان کے راستے میں روڑے نہ اٹکائے جائیں ؂

۴۔ شعرا کا نام یا تخلّص قطعاً نہ لکھا جائے۔ بلکہ مشہور شعرا کے مشہور اشعار بھی نہ لئے جائیں ۔ تاکہ ان کے ناموں کا پتہ نہ

چل سکے ۔ کیونکہ کسی قسم کے ذاتی حملوں سے ارفع و اعلیٰ رہ کر محض اصلاحِ ادب مقصود ہے ۔

لیکن ان احتیاطوں کے باوجود اگر مجھ سے کہیں لغزش ہو گئی ہو ۔ تو اس کے لئے معذرت خواہ ہوں ۔ چونکہ زبان کا معاملہ نہایت نازک ہے ۔ اس لئے بعض امور میں بعض حضرات کو مجھ سے اختلاف رائے ہونا ممکن ہی نہیں ۔ بلکہ یقینی ہے ۔ لہٰذا اربابِ علم و نظر کی خدمت میں التماس ہے ۔ کہ وہ براہ کرم اپنے بیش بہا خیالات کے اظہار سے ممنون فرمائیں، خاکسار مصنف کی طرف سے نہایت کشادہ دلی کے ساتھ ان کے ہر مخلصانہ مشورے کا خیر مقدم کیا جائے گا ۔

نثر

الفِ ممدودہ

آسامی - فقرہ - ہمارے دفتر میں محرّری کی کوئی آسامی خالی نہیں ::

اصلاح - "آسامی" کی جگہ "اسامی" لکھنا چاہیئے ::

وجہ - "آسامی" ناواقف عوام کا تراشا ہُوا لفظ ہے ::

آنچل - فقرہ - آپ کے کُرتے کا آنچل کیونکر پھٹ گیا ؟

اصلاح - "آنچل" کے بجائے "دامن" ہونا چاہیئے ::

وجہ - "آنچل" اوڑھنے کی اور "دامن" پہننے کی چیزوں کے لئے استعمال کرتے ہیں ::

آنکھ مارنا - فقرہ - جب سعید صاحب نے تقریر کرتے ہوئے غلط محاورہ استعمال کیا - تو میرے دوست صدیق صاحب نے جو میرے سامنے بیٹھے

ہوئے تھے۔ مجھے آنکھ ماری ؞

اصلاح :۔ "مجھے آنکھ ماری" کے بجائے "مجھے آنکھ سے اشارہ کیا" ہونا چاہئے ؞

وجہ :۔ "آنکھ مارنا" "متوجّہ کرنا" کے معنی میں بالاتفاق متروک ہے ؞

آنکھیں بیٹھ جانا ۔ فقرہ ۔ کپڑے کا نرخ سنتے ہی خریدار کی آنکھیں بیٹھ جاتی ہیں ؞

اصلاح ۔ کپڑے کا نرخ سنتے ہی خریدار کی آنکھ بیٹھ جاتی ہے ؞

وجہ :۔ "آنکھیں بیٹھ جانا" "اندھا ہو جانا" کے معنی میں درست اور "بارِ نقصان کا متحمل نہ ہو سکنا" کے معنی میں غلط ہے ؞

الفِ مقصورہ

اب جب کہ ۔ فقرہ ۔ اب جب کہ حالات موافق ہیں ۔ آپ کو دور اندیشی سے کام لے کر کچھ پیسہ جمع کر رکھنا چاہئے ؞

اصلاح :۔ "اب جب کہ" کی جگہ "اب کہ" لکھنا

چاہئے ÷

وجہ - اس ترکیب میں "جب" زائد اور خلاف فصاحت ہے ÷

ادائگی - فقرہ - اس فرض کی ادائگی آپ کے ذمے ہے ÷

اصلاح - اس فرض کی ادائی آپ کے ذمے ہے ÷

وجہ "ادا" سے "ادائی" آئے گا - جیسے "صفا" سے "صفائی" - "ی" سے پہلے "گ" کسی قاعدے سے درست نہیں - اور نہ یہ مستثنیٰ ہے - نہ غلط العام - اسی طرح "ناراضی" کی جگہ "ناراضگی" بھی غلط ہے ÷

ارزق چشم - فقرہ - اُن کا چھوٹا بھائی ارزق چشم ہے ÷

اصلاح - اُن کا چھوٹا بھائی ازرق چشم ہے ÷

وجہ - اس لفظ کا مادہ "زرق" ہے "رزق" نہیں ÷

استفادہ - فقرہ - وہ معترف ہے - کہ اس نے یہ کتاب تالیف کرتے وقت عربی کی متعدد بیش

بہا کتابوں سے استفادہ حاصل کیا ⁂

اصلاح "استفادہ" کے آگے "حاصل" نہ لکھنا چاہیئے ⁂

وجہ "استفادہ" میں خود حصول کے معنی مضمر ہیں ۔ اسی طرح "استمداد حاصل کرنا" غلط اور "استمداد کرنا" صحیح ہے ⁂

اصول ۔ فقرہ ۔ جو شخص ان مفید اصول پر چلے گا ۔ وہ کامیاب ہوگا ⁂

اصلاح "اصول" کے بجائے "اصولوں" ہونا چاہیئے ⁂

وجہ ۔ اگرچہ "اصول" "اصل" کی جمع ہے ۔ لیکن یہ دونوں لفظ معنی میں مختلف ہیں ۔ لہٰذا "اصول" معنی کے اعتبار سے واحد ہے ۔ اور اس کی جمع "اصولوں" آئے گی ۔ اسی طرح "اخبار" کی جمع "اخباروں" آتی ہے ⁂

اغلباً ۔ فقرہ ۔ اغلباً یہ ڈراما آپ کا شاہکار ہے ⁂

اصلاح ۔ غالباً یہ ڈراما آپ کا شاہکار ہے ⁂

وجہ ۔ عربی میں افعل التفضیل پر تنوین نہیں آتی ۔ اسی طرح "اوسطاً" بھی غلط ہے ⁂

انتظار ۔ فقرہ ۔ کل میں نے آپ کا بہت انتظار دیکھا ⁂

اصلاح - کل میں نے آپ کا بہت انتظار کیا:
وجہ "انتظار" کے ساتھ کرنا - کھینچنا - رکھنا اور
ہونا حسب موقع استعمال کرتے ہیں "انتظار
دیکھنا" غلط ہے :

انتظاری - فقرہ - تم کس کی انتظاری میں بُت بنے
بیٹھے ہو ؟
اصلاح - تم کس کے انتظار میں بُت بنے
بیٹھے ہو ؟
وجہ "انتظاری" قواعد کے اعتبار سے غلط ہے -
اسی طرح " انکسار" کے بجائے " انکساری "
بھی استعمال نہ کرنا چاہیئے :

اور - فقرہ - انسان کو چاہیئے - کہ ہمیشہ تحصیل
علم اور ہنر میں معروف رہے :
اصلاح "اور" کی جگہ "و" لکھنا چاہیئے :
وجہ "تحصیل" مضاف ہے - اور "علم" اور "ہنر"
دونوں مل کر مضاف الیہ - لہٰذا اس فارسی
ترکیب میں ہندی کا حرف عطف نہیں آ
سکتا :

اوڑھنا - فقرہ - ترچھی ٹوپی اوڑھنا آدابِ شرفا کے

خلاف ہے ⁂

اصلاح - ترچھی ٹوپی پہننا آدابِ شرفا کے خلاف ہے ⁂

وجہ - چادر، دُلائی - لحاف وغیرہ کے لئے "اوڑھنا" اور قمیص - شلوار - کوٹ وغیرہ کے واسطے "پہننا" درست ہے ⁂

اولیاء اللہ - فقرہ - آج میں نے ایک اولیاء اللہ کی زیارت کی ⁂

اصلاح - آج میں نے ایک ولی اللہ کی زیارت کی ⁂

وجہ - واحد کے لئے "ولی" اور جمع کے لئے "اولیا" صحیح ہے - اگرچہ "اولیاء" بھی واحد کے لئے استعمال کیا گیا ہے - لیکن تحقیق زبان سے شغف رکھنے والے فصحائے وقت اسے بطور جمع ہی لکھتے اور بولتے ہیں ⁂

اہلِ قلم - فقرہ - شہنشاہِ عالم گیرؒ اہل سیف بھی تھا اور اہل قلم بھی ⁂

اصلاح - شہنشاہ عالم گیرؒ صاحب سیف بھی تھا اور صاحب قلم بھی ⁂

وجہ۔ "اہل" ان معنی میں جمع کے لئے استعمال
کیا جاتا ہے ۔

اہل ہنود۔ فقرہ۔ افسوس ہے۔ کہ مسلمانوں نے
ابھی تک اہل ہنود کی بہت سی رسمیں
ترک نہیں کیں ۔

اصلاح۔ "اہل ہنود" کے بجائے "ہندوؤں"
لکھنا چاہئے ۔

وجہ۔ "اہل ہنود" کی ترکیب بے معنی ہے۔ کیونکہ
"اہل" کی قطعاً ضرورت نہیں۔ اور یہ لفظ بے
محل لایا گیا ہے ۔

ایزاد۔ فقرہ۔ میں نے آپ کے مضمون میں صرف
ایک فقرہ ایزاد کیا تھا ۔

اصلاح۔ میں نے آپ کے مضمون میں صرف
ایک فقرہ زیادہ کیا تھا ۔

وجہ۔ "ایزاد" کوئی لفظ نہیں۔ باب افعال سے
"ازادہ" آتا ہے۔ جو اردو میں مستعمل نہیں۔
"ایزادی" غلط در غلط ہے ۔

ب

بارات - فقرہ - بارات میں تیس کے قریب آدمی ہوں گے ؞

اصلاح - برات میں کوئی تیس آدمی ہوں گے ؞

وجہ - (۱) "بارات" غلط ہے "برات" سنسکرت میں "بر دات" تھا - "بر" کے معنی "شوہر" اور "دات" کے معنی "آنا" ہے - اردو میں "برات" ہو گیا ؞

(۲) "تیس کے قریب" سے "کوئی تیس" افصح ہے ؞

بازار - فقرہ - کھیل کے میدان میں کبھی کبھی کپڑے کا بازار لگتا ہے - تو عجب چہل پہل ہوتی ہے - کھوے سے کھوا چھلتا ہے - آدمی پر آدمی گرا پڑتا ہے ؞

اصلاح - "بازار" کی جگہ "منڈی" یا "ہاٹ" لکھنا چاہئے ؞

وجہ - جہاں گاہے گاہے اور کسی خاص موقع پر چیزوں کی خرید و فروخت ہو - اُسے "منڈی"

یا "ہاٹ" اور مستقل خرید و فروخت کی جگہ
کو "بازار" کہتے ہیں ٭

بالمشافہ۔ فقرہ۔ اس معاملے کے متعلق آپ ان
سے بالمشافہ گفتگو کر لیں ٭
اصلاح:"بالمشافہ" کے بجائے۔ "بالمشافہہ" استعمال
کرنا چاہیئے ٭
وجہ۔ "مشافہ" غلط اور "مشافہہ" بروزن "مفاعلہ"
صحیح ہے ٭

باقاعدہ طور پر۔ فقرہ۔ اُس نے باقاعدہ طور پر
تعلیم حاصل نہیں کی ٭
اصلاح۔ اُس نے باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں
کی ٭
وجہ۔ "طور پر" زائد ہے ٭

باہمی منافرت۔ فقرہ۔ مسلمانوں کے مختلف فرقوں
میں باہمی منافرت نہ پھیلاؤ ٭
اصلاح:"منافرت" سے پہلے "باہمی" نہ لکھنا
چاہیئے ٭
وجہ۔ "منافرت" (باب مفاعلہ) میں خود "باہمی"
کے معنی موجود ہیں ٭

بدھ وار کے دن - فقرہ - پرسوں بدھ وار کے دن سکول میں چھٹی ہوگی ؛

اصلاح - پرسوں بدھ کے دن (یا بدھ کو) سکول میں چھٹی ہوگی ؛

وجہ - "بدھ وار کے دن" غلط ہے - "وار" کے معنی "دن" ہیں - اسی طرح "لیلۃ القدر کی رات" اور "کوئی ایک فرد واحد" وغیرہ بھی غلط ہیں ؛

برائے - فقرہ - آپ کو "نغمۂ زندگی" کی چار جلدوں کی قیمت منی آرڈر کے ذریعے سے بھیجی جاتی ہے - براہ کرم کتابیں جلد ارسال فرمائیے ؛

رفیق احمد نائب معتمد "بزم ادب" لاہور برائے محمد انور معتمد -

اصلاح - "برائے" کی جگہ "منجانب" چاہئے ؛

وجہ - اس موقع پر انگریزی لفظ "فار" (FOR) کا ترجمہ "برائے" غلط اور "منجانب" صحیح ہے ؛

برائے مہربانی - فقرہ - برائے مہربانی اس شعر کا مطلب سمجھا دیجئے ؛

اصلاح - براہ مہربانی اس شعر کا مطلب سمجھا

دیجئے ؛

وجہ ۔ " واسطے " کے محل پر " برلئے " اور " کر کے " کے معنی میں " براہ " درست ہے ؛

برخورداری ۔ فقرہ ۔ برخورداری زاہدہ خانم کو پیار ؛

اصلاح ۔ عزیزہ زاہدہ خانم کو پیار ؛

وجہ ۔ " برخوردار " کی تانیث " برخورداری " غلط ہے ۔ اسی طرح " نورچشمی " بھی صحیح نہیں ؛

برف ۔ فقرہ ۔ گزشتہ شب ایسی شدّت کی سردی تھی ۔ کہ کھیتوں میں پانی جم کر برف بن گیا ؛

اصلاح ۔ " برف " کے بجائے " یخ " ہونا چاہئے ؛

وجہ ۔ ہوا کے بخارات جو سخت سردی کے باعث جم کر چھوٹی بڑی بوندوں میں زمین پر گرتے ہیں " برف " کہلاتے ہیں ۔ وہ چیز بھی " برف " ہوتی ہے ۔ جو دکان دار مشین کے ذریعے سے پانی جما کر بناتے ہیں ۔ یہ " یخ " کا محل ہے ؛

بُرہان ۔ فقرہ ۔ اس بحث میں آپ کی بُرہان کم زور ہے ؛

اصلاح ۔ اس بحث میں آپ کی دلیل کمزور ہے ۔

وجہ: "بُرہان" وہ قاطع دلیل ہوتی ہے ۔ جس میں شک و شبہ کی قطعاً گنجائش نہ ہو ۔

بری ۔ فقرہ ۔ مقدمے میں کامل ثبوت مہیا نہ ہونے کے باعث مجرم کو بالفعل بری کر دیا گیا ۔

اصلاح ۔ "بری" کی جگہ "رہا" چاہئے ۔

وجہ: "بری" وہاں آتا ہے ۔ جہاں مقدمہ فیصل ہونے کے بعد ملزم بے گناہ ثابت ہو ۔ اور "رہا" ملزم کسی وقت بھی ثبوت مل جانے پر ماخوذ ہو سکتا ہے ۔

بُڑھیا ۔ فقرہ ۔ یہ بڑھیا عورت کیا چاہتی ہے ؟

اصلاح ۔ یہ بُڑھیا (یا بوڑھی عورت)، کیا چاہتی ہے ؟

وجہ: بُڑھیا، کے بعد "عورت" لکھنے کی ضرورت نہیں ۔

بڑی چوڑی چوڑی ۔ فقرہ ۔ ہمارے شہر کی سڑکیں بڑی چوڑی چوڑی ہیں ۔

اصلاح ۔ "بڑی چوڑی چوڑی" کے بجائے "چوڑی

چوڑی" یا "بڑی چوڑی" لکھنا چاہئے۔

وجہ۔ "چوڑی" کی تکرار ہی میں "بڑی" کا مفہوم پایا جاتا ہے۔

بمعہ۔ فقرہ۔ عبدالرحیم صاحب بمعہ جناب نوازش کے مشاعرے میں گئے تھے۔

اصلاح۔ عبدالرحیم صاحب مع جنابِ نوازش کے مشاعرے میں گئے تھے۔

یا

عبدالرحیم صاحب مع جنابِ نوازش مشاعرے میں گئے تھے۔

وجہ۔ "بمعہ" میں "ب" اور "ہ" دونوں زائد اور غلط ہیں۔

بوقتِ ضرورت۔ فقرہ۔ یہ تحریر بوقتِ ضرورت کام آئے گی۔

اصلاح۔ یہ تحریر وقتِ ضرورت کام آئے گی۔

وجہ۔ "بوقت" میں "ب" زائد ہے۔

بول چال۔ فقرہ۔ "سر سہرا رہنا" کے بجائے "سر پر سہرا رہنا" کا استعمال بول چال کے خلاف ہے۔

اصلاح ۔ "بول چال" کی جگہ "محاورہ" لکھنا چاہئے۔
وجہ ۔ "بول چال" میں الفاظ اپنے اصلی معنی دیتے ہیں ۔ یہ "محاورے" کا محل ہے۔

بہبودی ۔ فقرہ ۔ ہم سب کو پاکستان کی خدمت اور فلاح و بہبودی میں حصّہ لینا چاہیئے۔
اصلاح ۔ ہم سب کو پاکستان کی خدمت اور فلاح و بہبود میں حصّہ لینا چاہیئے۔
وجہ ۔ "بہبود" میں "ی" کا اضافہ غلط ہے۔

بہجتنا ۔ فقرہ ۔ دریا کے حسین منظر سے بہجت و فرحت حاصل ہوئی۔
اصلاح ۔ دریا کے حسین منظر سے مسرت حاصل ہوئی۔
وجہ ۔ "بہجت" "فرحت" کی انتہا ہے ۔ جو کسی امّید کے ماتحت ہوتی ہے۔ "مسرت" اچانک اور کسی امید کے بغیر بھی ہوتی ہے۔

بھول بھلیتوں ۔ فقرہ ۔ محبّت نے اُسے عجیب بھول بھلیتوں میں ڈال رکھا ہے۔
اصلاح ۔ محبّت نے اُسے عجیب بھول بھلیاں میں ڈال رکھا ہے۔

وجہ۔ حرفِ جار کے باوجود "مچھلیاں" کا الف واؤ سے تبدیل نہیں ہو سکتا :

بیٹے!۔ فقرہ۔ بیٹے! اِدھر آؤ :

اصلاح۔ بیٹا! اِدھر آؤ :

وجہ۔ اس موقع پر "بیٹے!" روز مرہ کے خلاف ہے :

بیسوں۔ فقرہ۔ آج کل بیسوں ایم۔اے اور سیکڑوں بی۔اے مارے مارے پھر رہے ہیں :

اصلاح۔ آج کل بیسیوں ایم۔اے۔ اور سیکڑوں بی۔اے مارے مارے پھر رہے ہیں :

وجہ۔ یہ "بیسوں" کا نہیں۔ بلکہ "بیسیوں" کا محل ہے۔ "بیسوں" یوں استعمال کرتے ہیں۔ ۔امتحان کے لئے نصاب کی بیس کتابیں مقرر تھیں۔ میں نے بیسوں (بیس کی بیس) ہی اچھی طرح دیکھ ڈالیں :

پ

پانچوں گھی ہیں - فقرہ - کیوں صاحب! اب تو پانچوں گھی میں ہیں نا؟

اصلاح - کیوں صاحب اب تو پانچوں انگلیاں گھی میں ہیں نا؟

وجہ - محاورے میں "انگلیاں" کا لفظ بھی موجود ہے - اور اس قسم کا تصرف ناجائز ہوتا ہے ⁂

پانی کمر کمر تک ہونا - فقرہ - آج نہر میں پانی کمر کمر تک ہے ⁂

اصلاح - آج نہر میں پانی کمر کمر ہے ⁂

وجہ - یہاں "تک" کا لفظ بول چال میں نہیں ⁂

پاؤں پھونک پھونک کے رکھنا - فقرہ - اس سنگلاخ راستے میں پاؤں پھونک پھونک کے رکھنا چاہئے ⁂

اصلاح - اس سنگلاخ راستے میں پھونک پھونک کے پاؤں رکھنا چاہئے ⁂

وجہ۔ "پاؤں پھونک پھونک کے رکھنا" خلاف محاورہ ہے ؞

پتھر ہیں جونک نہیں لگتی ۔فقرہ۔ وہ سنگ دل اپنے بزرگوں کی نصیحت سے بھی راہ پر نہ آیا۔ سچ ہے۔ پتھر ہیں جونک نہیں لگتی ؞
اصلاح۔ "ہیں" کی جگہ "پر" چاہئے ؞
وجہ۔ صحیح مثل یوں ہے۔ پتھر پر جونک نہیں لگتی ؞

پڑتال ۔ فقرہ ۔ راشن کارڈوں کی پڑتال پھر شروع ہونے والی ہے ؞
اصلاح۔ راشن کارڈوں کی پرتال پھر شروع ہونے والی ہے ؞
وجہ ۔ "پرت" ہندی میں "ورق" کو کہتے ہیں۔ "ال" کلمۂ نسبت ۔ پھر اس میں "ڑ" کس طرح آ سکتی ہے ؞

پڑتے ہی ۔ فقرہ۔ غلام نے سلام کیا۔ تو آقا پڑتے ہی اس پر برس پڑا ؞
اصلاح "پڑتے ہی" کے بجائے "چھوٹتے ہی" ہونا چاہئے ؞

وجہ :۔ پڑتے ہی" پنجابی ٹکڑے کا اُردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ جو صحیح نہیں ؞

پس غیبت ۔ فقرہ ۔ کیا آپ نے میری پس غیبت میں یہ بات کہی تھی ؟

اصلاح :۔ "پس غیبت" کی جگہ صرف "غیبت" یا "غیر حاضری" یا "غیر موجودگی" کہنا چاہئے ؞

وجہ :۔ "غیبت" ہی میں "پس" کا مفہوم آ جاتا ہے ؞

پکارنا ۔ فقرہ ۔ کوئٹہ میں دانہ دار کھانڈ کو چُن چُن کے نام سے پکارتے ہیں ؞

اصلاح ۔ (۱) کوئٹہ میں دانہ دار کھانڈ کو چُن چُن کہتے ہیں ؞

یا

(۲) کوئٹہ میں دانہ دار کھانڈ کو چُن چُن کے نام سے موسوم کرتے ہیں ؞

وجہ :۔ "پکارتے ہیں" وہاں استعمال کیا جاتا ہے ۔ جہاں کسی کو بلند آواز سے بُلانا یا چلاّنا وغیرہ مقصود ہو ؞

ت

تابع دار - فقرہ - اجی قبلہ! میں آپ کا تابع دار ہوں ؛

اصلاح - اجی قبلہ! میں آپ کا خادم ہوں ؛

وجہ - "تابع دار" کی ترکیب غلط ہے - لفظی معنی پر قیاس کیا جائے - تو اس کے معنی "آقا" یا "مخدوم" کے ہوتے ہیں - لیکن یہ "خادم" کا محل ہے ؛

تاہنوز - فقرہ - آپ تاہنوز یہیں ہیں ؟

اصلاح - آپ ہنوز (یا ابھی) یہیں ہیں ؟

وجہ - "تا ہنوز" میں "تا" زائد ہے ؛

تب - فقرہ - جب ختم قرآن ہو چکا - تب تبرک تقسیم کیا گیا ؛

اصلاح - جب ختم قرآن ہو چکا تو تبرک تقسیم کیا گیا ؛

وجہ - جزائے شرط کے موقع پر "تو" کی جگہ "تب" کا استعمال بعض فصحا نے ترک کر

دیا ہے ؂

تحقیق - فقرہ - پولیس نے تحقیق کے بعد مقدمہ عدالت کے سپرد کر دیا ؂

اصلاح - پولیس نے تفتیش کے بعد مقدمہ عدالت کے سپرد کر دیا ؂

وجہ - کسی معاملے کے ابتدائی حالات کو سرسری طور پر دریافت کرنا "تفتیش" کہلاتا ہے - "تحقیق" سے مراد یہ ہے - کہ کسی معاملے کے تمام پہلوؤں پر بخوبی غور و خوض کر کے سب حالات دریافت کرنے کے بعد فیصلہ کیا جائے ؂

تغافل - فقرہ - میں نے شرکتِ جلسہ کا پختہ ارادہ کر لیا تھا - لیکن موقع پر تغافل ہو گیا ؂

اصلاح - میں نے شرکتِ جلسہ کا پختہ ارادہ کر لیا تھا - لیکن موقع پر غفلت ہو گئی ؂

وجہ - "تغافل" قصداً ہوتا ہے - اور "غفلت" قصد کے بغیر بھی ؂

تفرّدی - فقرہ - ان کی تفرّدی میں جانب داری کی

رُوح کار فرما تھی ؞

اصلاح - اُن کے تقرّر میں جانب داری کی رُوح کار فرما تھی ؞

وجہ - تقرّری میں "ی" کا اضافہ غلط ہے ؞

تنزّلی - فقرہ - تنزّلی اور ترقّی خُدا کے ہاتھ ہیں ؞

اصلاح - تنزّل اور ترقّی خُدا کے ہاتھ ہے ؞

وجہ - (۱) تنزّلی" کوئی لفظ نہیں - "تنزّل" بروزن "تفعّل" صحیح ہے ؞

(۲) بے جان چیزوں کے لئے فعل واحد لانا فصیح ہے ؞

تھا - فقرہ - صبح خیزی ان کا معمول تھا ؞

اصلاح - صبح خیزی ان کا معمول تھی ؞

وجہ "- صبح خیزی" مونّث ہے - اور فعل ناقص تذکیر و تانیث میں اسم کے تابع ہُوا کرتا ہے - نہ کہ خبر کے ؞

تین "تاریخ - فقرہ - آج تین "تاریخ ہے - میں پانچ کو حاضر ہوں گا ؞

اصلاح - آج تیسری تاریخ ہے - میں پانچویں کو حاضر ہوں گا ؞

وجہ۔ یہ صفت عددی ترتیبی کا محل ہے ؞

ٹ

ٹامک ٹوئیاں مارنا۔ فقرہ۔ بس رہنے بھی دیجئے۔ یونہی ٹامک ٹوئیاں مارنے سے کیا حاصل؟

اصلاح ۔ ”ٹوئیاں“ کی جگہ ”ٹوئیے“ لکھنا چاہیے ؞

وجہ۔ محاورے میں تصرّف نا جائز ہے ؞

ٹپّس لڑانا۔ فقرہ۔ نوکری تو ٹپ ٹپ گئی۔ کہئے اب کہاں ٹپّس لڑائی جا رہی ہے؟

اصلاح ۔ ”لڑائی“ کے بجائے ”لگائی“ استعمال کرنا چاہئے ؞

وجہ ۔ ”ٹپّس لگانا یا جمانا“ صحیح ہے ؞

ٹٹّی کی آڑ میں شکار کھیلنا۔ فقرہ۔ یہ ریش دراز اور یہ کرتوت۔ لاحول ولا قوۃ۔ ٹٹّی کی آڑ میں شکار کھیلنا کوئی ان سے سیکھے ؞

اصلاح ۔ ”آڑ“ کے آگے ”میں“ قلم زد کر دینا چاہئے ؞

وجہ - محاورہ "ٹٹی کی آڑ شکار کھیلنا" ہے ؎

ٹرٹر لگانا - فقرہ - یوں بجا بے جا ٹرٹر لگانا اچھا نہیں
اصلاح - یوں جا بے جا ٹرٹر کرنا اچھا نہیں ؎
وجہ "ٹرٹر لگانا" عوام بولتے ہیں - جو غلط ہے ؎

ٹکے سا جواب دینا - فقرہ - اُس نے لیا ہُوا قرض
ادا کرنے میں بھی ٹکے سا جواب دے دیا ؎
اصلاح - اُس نے لیا ہُوا قرض ادا کرنے میں
بھی ٹکا سا جواب دے دیا ؎
وجہ "ٹکے سا جواب دینا" محاورے کے خلاف ہے

ٹھکانے سے لگانا - فقرہ - استاد کی محنت نے شاگرد کو
ٹھکانے سے لگا دیا ؎
اصلاح - استاد کی محنت نے شاگرد کو ٹھکانے لگا دیا ؎
وجہ "ٹھکانے" کے آگے "سے" کہنا غلط ہے ؎

ٹھُمری چھیڑنا - فقرہ - مطرب نے وُہ ٹھمری چھیڑی
کہ وجد آ گیا ؎
اصلاح - مطرب نے وُہ ٹھمری گائی کہ وجد آ
گیا ؎
وجہ - "ٹھمری گانا یا اُڑانا" صحیح ہے ؎

ٹھنڈ پڑنا - فقرہ - زخم پر مرہم لگانے ہی ٹھنڈ پڑ

گئی ÷

اصلاح - زخم پر مرہم لگاتے ہی ٹھنڈک پڑ گئی ÷

وجہ - "ٹھنڈ پڑنا" کے معنی ہیں خنکی ہو جانا - گلابی جاڑا شروع ہو جانا - یہ "ٹھنڈک پڑنا" کا محل ہے ÷

ٹھنڈی - فقرہ - اُس کا چہرہ ٹھنڈی نکلنے سے بد نما ہو گیا ÷

اصلاح - اُس کا چہرہ ٹھنڈیاں نکلنے سے بد نما ہو گیا ÷

وجہ - "ٹھنڈی" ناواقف عوام بولتے ہیں ÷

ثمنِ قلیل - فقرہ - چار آنے فی گز کے ثمن قلیل ہیں بکنے والا تھا آج تین روپے فی گز فروخت ہو رہا ہے ÷

اصلاح - "کے ثمنِ قلیل ہیں" کے الفاظ قلم زد

کر دینے چاہئیں ٭

وجہ۔ یہ "ثمن" کا محلِ صرف نہ ہونے کے علاوہ محض تکلّف ہے۔ اور اس ٹکڑے کے بغیر بھی کام چل سکتا ہے۔ اگر کہیں اس ترکیب کے استعمال کی ضرورت پڑے۔ تو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ "ثمن" سے مراد وہ دام ہیں۔ جو بیچنے والے اور خریدنے والے کے درمیان طے پائیں۔ لیکن جہاں کسی چیز کے عام بازاری نرخ کا ذکر ہو۔ وہاں "قیمت" کا لفظ استعمال کرنا چاہئے ٭

ج

جامے میں پھولے نہ سمانا۔ فقرہ۔ جاوید خوشی سے جامے میں پھولے نہ سمایا ٭

اصلاح۔ جاوید خوشی سے جامے میں پھولا نہ سمایا ٭

وجہ۔ محاورے میں تصرّف درست نہیں ٭

جب کہ۔ فقرہ۔ تم کیوں سینما گئے۔ جب کہ میں نے

منع کر دیا تھا؟

اصلاح - تم کیوں سنیما گئے۔ جب میں نے منع کر دیا تھا؟

وجہ - "جب" کے بعد "کہ" خلافِ فصاحت ہے۔ اسی طرح "جو کہ" میں بھی "کہ" نہیں لکھنا چاہیئے ؛

جگہ پر - فقرہ - اس جگہ پر بیٹھو ؛

اصلاح - اس جگہ بیٹھو ؛

وجہ - "پر" زائد ہے ؛

جنابہ - فقرہ - جنابہ خالہ صاحبہ محترمہ کی خدمت میں سلام ؛

اصلاح - جناب خالہ صاحبہ محترمہ کی خدمت میں سلام ؛

وجہ - "جناب" کی تانیث "جنابہ" قواعد کے رُو سے غلط ہے۔ کیونکہ یہ نہ اسم معرفہ یا نکرہ ہے۔ اور نہ اسم صفت وغیرہ ؛

جوہر اور عرض - فقرہ - دھونے میں میرے خوبصورت رومال کا رنگ اُڑ گیا - جوہر تو جاتا رہا۔ لیکن عرض قائم ہے ؛

اصلاح۔ "جوہر" کی جگہ "عرض" اور "عرض" کی جگہ "جوہر" لکھنا چاہئے ؎

وجہ۔ جو چیز بذات خود قائم ہو۔ اسے "جوہر" اور جو کسی کی وجہ سے قائم ہو۔ اُسے "عرض" کہتے ہیں ؎

جھوٹی سچی مارنا۔ فقرہ۔ سچ سچ کہنا۔ جھوٹی سچی نہ مارنا ؎

اصلاح۔ سچ سچ کہنا۔ جھوٹی سچی نہ اُڑانا ؎

وجہ۔ "جھوٹی سچی مارنا" غلط اور "اُڑانا"۔ "کہنا" یا "ہانکنا" صحیح ہے ؎

چُپ کرو۔ فقرہ۔ چُپ کرو۔ شور نہ مچاؤ ؎

اصلاح۔ چُپ ہو جاؤ۔ شور نہ مچاؤ ؎

وجہ۔ "چُپ کرنا" کے معنی ہیں "خاموش کرنا" "بولنے سے روکنا"۔ یہ اصلاح فصحائے لکھنؤ کے روز مرہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے کی گئی ہے۔

ورنہ میری رائے میں "چُپ کرنا" "چُپ ہونا" کے معنی میں درست ہے۔ اور فصحائے دہلی کا بھی یہی مسلک ہے ؛

(مراۃ العروس) بی آپا چُپ کرو۔ تمہاری سسرال سے ماما آئی ہے ؛

چچے کو - فقرہ - انور کے چچے کو انعام ملا ؛

اصلاح - انور کے چچا کو انعام ملا ؛

وجہ - "چچا" - "ابا" - "دادا" وغیرہ کا الف حرف ربط آ جانے کی صورت میں "ے" سے نہیں بدلتا ؛

چمک دار - فقرہ - ہر چمک دار چیز سونا نہیں ہوتی ؛

اصلاح - ہر چمکیلی چیز سونا نہیں ہوتی ؛

وجہ - "چمک" ہندی اور "دار" فارسی ہے۔ لہٰذا ترکیب درست نہیں۔ اسی طرح "سمجھ دار" "لچک دار" - "کانٹے دار" وغیرہ بھی غلط ہے ؛

یہ میری ذاتی رائے ہے۔ ورنہ جو فصحا ان الفاظ کو "گھڑی ساز" "ٹھیکیدار" وغیرہ کے قیاس پر صحیح سمجھتے ہیں۔ انہیں اختیار ہے ؛

چونکہ - فقرہ - میں آج کالج نہیں جاؤں گا۔ چونکہ

بیمار ہوں ؂

اصلاح - میں آج کالج نہیں جاؤں گا - کیونکہ بیمار ہوں ؂

وجہ - جملۂ شرطیہ کو پہلے لائیں - تو اس کے شروع میں "چونکہ" اور بعد میں لائیں - تو "کیونکہ" لکھنا چاہئے ؂

چھی چھی - فقرہ - یہ بچّہ بڑا گندہ ہے - چھی چھی - پرے ہٹو ؂

اصلاح - یہ بچّہ بڑا گندہ ہے - شی شی پرے ہٹو ؂

وجہ - "چھی چھی" کے معنی ہیں بچّے کا بول و براز - اس موقع پر "شی شی" یا صرف "چھی" بولتے ہیں ؂

چیخ و پکار - فقرہ - قتل عام کے وقت بچّوں اور عورتوں کی زہرہ گداز چیخ و پکار سے فرش و عرش کانپ اٹھے ؂

اصلاح - "چیخ و پکار" میں "و" کو قلم زد کر دینا چاہئے ؂

وجہ - ہندی کے لفظوں "چیخ" اور "پکار" میں

فارسی کا حرف عطف " و" استعمال کرنا درست نہیں ؂

چیستان - فقرہ - جو طالب علم یہ چیستان حل کرے گا - اُسے پانچ روپے انعام دیا جائے گا۔ "آج اس نے خاک پکائی ہے" ؂

اصلاح - "چیستان" کی جگہ "معمّا" لکھنا چاہئے ؂

وجہ - "چیستان" میں کسی چیز کا نام پوچھا جاتا ہے - اور "معمے" میں اشارہ یا نام بتا کر حل کرنے کی ترکیب پوچھی جاتی ہے ؂

چیل جھپٹّا مارنا - فقرہ - ڈاکو نے چیل جھپٹّا مار کر دکان دار سے نوٹ چھین لئے ؂

اصلاح - ڈاکو نے چیل جھپٹّا کر کے دکان دار سے نوٹ چھین لئے ؂

وجہ - چیل جھپٹّا "مارنا" غلط اور "کرنا" صحیح ہے ؂

ح

حامی بھرنا - فقرہ - کیا انہوں نے آپ کی امداد کے لئے حامی بھر لی ہے ؟

اصلاح - کیا انہوں نے آپ کی امداد کے لئے ہامی بھر لی ہے ؟

وجہ - "حامی" (بھرنا) حائے حطی سے غلط اور ہائے ہوز سے صحیح ہے - "ہامی" اصل میں "ہاں بھئی" تھا ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ ٭

حرام سو گھر لے کر ڈوبتا ہے - فقرہ - ایک بدکار عورت کا وبال سارے محلے پر پڑ رہا ہے - سچ ہے - حرام سو گھر لے کر ڈوبتا ہے ٭

اصلاح - "سو" کی جگہ "چالیس" لکھنا چاہیئے ٭

وجہ - مثل میں تصرّف ناجائز ہے ٭

حرام کوٹھے پر چڑھ کر پکارتا ہے - فقرہ - مربّعے اور کوٹھیاں دبا کر بیٹھ جانے والے غیر مستحق اور نام نہاد مہاجرین کا بھانڈا پھوٹ رہا ہے ہیں کیوں نہ پھوٹتا - اور انہیں سارا کھایا پیا کیوں نہ

اگلنا پڑتا - حرام کوٹھے پر چڑھ کر پکارتا ہے ؛

اصلاح - "چڑھ کر" حذف کر دینا چاہئے ؛

وجہ - مثل میں تصرف نہیں کیا جا سکتا ؛

حساب و کتاب - فقرہ - حساب و کتاب میں ہمیشہ دیانت داری سے کام لو ؛

اصلاح - حساب کتاب میں ہمیشہ دیانتداری سے کام لو ؛

وجہ - "حساب و کتاب" میں واو عطف کا استعمال غلط ہے ؛

حیرانگی - فقرہ - سخت حیرانگی ہے - کہ آپ ادیب فاضل کے امتحان میں کیونکر فیل ہو گئے ؛

اصلاح - سخت حیرانی ہے - کہ آپ ادیب فاضل کے امتحان میں کیونکر فیل ہو گئے ؛

وجہ - "حیرانگی" ناواقف عوام بولتے ہیں ؛

خ

خاطر و مدارات - فقرہ - اس خاطر و مدارات کے

لئے شکریہ ؀

اصلاح - اس خاطر مدارات کے لئے شکریہ ؀

وجہ - "خاطر" "تواضع" کے معنی میں ہندی ہے۔ اور "مدارات" عربی - لہٰذا واو عطف جائز نہیں ؀

خالی آنا - فقرہ - اُس درگاہ سے کوئی سائل خالی نہیں آتا ؀

اصلاح - اُس درگاہ سے کوئی سائل خالی نہیں پھرتا ؀

وجہ - "خالی آنا" غلط اور "خالی پھرنا" صحیح ہے ؀

خُدا خُدا کرنا - فقرہ - جب میں نے اُسے ملحدانہ کلمات کہنے پر ڈانٹا - تو وہ خُدا خدا کرنے لگا ؀

اصلاح - "خُدا خُدا کرنے لگا" کی جگہ "توبہ توبہ کرنے لگا" ہونا چاہیئے ؀

وجہ - اس موقع پر "خُدا خدا کر" اور "خُدا خدا کرو" کے سوا اور صیغے بول چال میں نہیں ؀

خُدا درمیان دینا - فقرہ - اگر خُدا درمیان دو - تو قرض

مل سکتا ہے ؛

اصلاح ۔ اگر خدا کو درمیان دو ۔ تو قرض مل سکتا ہے ؛

وجہ ۔ اس محل پر "کو" کا حذف غلط ہے ؛

خدا مہربان تو جہان مہربان ۔ فقرہ ۔ اللہ کی نظر کرم ہو ۔ تو بندے بھی جھک کر سلام کرتے ہیں ۔ خدا مہربان تو جہان مہربان ؛

اصلاح ۔ "جہان" کی جگہ "جگ" یا "کل" استعمال کرنا چاہیئے ؛

وجہ ۔ مثل میں تصرّف درست نہیں ؛

خدایا! فقرہ ۔ خدایا ! رحم کر ؛

اصلاح ۔ اے خدا (یا ۔ الٰہی) رحم کر ؛

وجہ ۔ "خدا" فارسی ہے ۔ اس سے پہلے یا بعد عربی کا حرف ندا "یا" لانا درست نہیں ۔ آج کل کے بعض فصحا کا یہی مسلک ہے ؛

اگر کہا جائے ۔ کہ "ناراض" میں بھی تو یہی بات ہے ۔ تو اس کا جواب یہ ہے ۔ کہ ان موقعوں پر قیاس سے کام نہیں چلتا ۔ مثلاً "وفادار" کی طرح "جفادار" اور "جفاکار" کی

طرح "وفاکار" کہنا صحیح نہیں۔لیکن بایں
ہمہ یہ میری ذاتی رائے ہے۔ جو فصحا "خدایا"
کو صحیح سمجھتے ہیں۔ انہیں اختیار ہے ❖
خورد۔(چھوٹا) فقرہ۔ خورد و بزرگ کو بتدریج دعاو
سلام ❖
اصلاح۔ خرُد و بزرگ کو بتدریج دعاوسلام ❖
وجہ۔"خرُد" کی املا واؤ سے غلط ہے ❖

د

دارالخلافہ۔فقرہ۔لندن انگلستان کا دارالخلافہ ہے ❖
اصلاح۔ لندن انگلستان کا دارالحکومت ہے ❖
وجہ۔ دارالخلافہ (دارالخلافت) ایک خاص لفظ
ہے۔جو خلافت اسلامیہ کے زمانے میں وضع
کیا گیا تھا۔ لیکن بعد میں "دارالحکومت"
"پایۂ تخت" وغیرہ کے معنی میں مستعمل
ہونے لگا۔ اب خلافت تو قائم نہیں رہی۔
اس لئے اگر یہ لفظ صرف اسلامی سلطنتوں

کے لئے مخصوص کر دیا جائے۔ تو انسب ہے۔ یہ میری ذاتی رائے ہے۔ باقی حضرات کو اختیار ہے ؞

دائم المریض۔ فقرہ۔ وہ بے چارہ دائم المریض ہے ؞
اصلاح۔ وہ بے چارہ دائم المرض ہے ؞
وجہ۔ ایسی عربی ترکیبوں کا دوسرا جزو اسم صفت نہیں۔ بلکہ اسم ذہنی ہُوا کرتا ہے۔ "دائمی مریض" بھی صحیح ہے ؞

درد۔ فقرہ۔ اُس کے سر میں درد ہو رہی ہے ؞
اصلاح۔ اُس کے سر میں درد ہو رہا ہے ؞
وجہ "درد" مذکر ہے ؞

درمیان میں دینا۔ فقرہ۔ کیا آپ خُدا کو درمیان میں دے کر کہ رہے ہیں۔ کہ آپ وہاں نہیں گئے تھے ؟
اصلاح "درمیان میں" کے بجائے صرف "درمیان" لکھنا چاہئے ؞
وجہ۔ ایسے موقع پر "درمیان" کے ساتھ "میں" لکھنا صحیح نہیں ؞

دکھلانا۔ فقرہ۔ ذرا اپنی کتاب تو دکھلانا ؞

اصلاح۔ ذرا اپنی کتاب تو دکھانا ۔

وجہ ۔ "دکھلانا" سے "دکھانا" فصیح ہے ۔ اسی طرح "بتلانا" کی جگہ "بتانا" اور "سکھلانا" کے بجائے "سکھانا" لکھنا چاہئے ۔

دن بدن ۔ فقرہ ۔ اردو زبان دن بدن ترقی کر رہی ہے ۔

اصلاح ۔ اردو زبان روز بروز ترقی کر رہی ہے ۔

وجہ ۔ "دن بدن" اصل میں "دن بہ دن" تھا ۔ اور "بہ" فارسی ہے ۔ اس لئے ہندی اور فارسی کی ترکیب درست نہیں ۔ اسی طرح "گھر بہ گھر" بھی غلط ہے ۔

بعض فصحا اسے جائز سمجھ کر حضرت حالی کا یہ مصرع بطورِ سند پیش کرتے ہیں (ع)

یہی رونا اور پیٹنا گھر بہ گھر ہے

دو اشعار ۔ فقرہ ۔ آپ کی غزل کے دو اشعار مجھے بہت پسند آئے ۔

اصلاح ۔ آپ کی غزل کے دو شعر مجھے بہت پسند آئے ۔

وجہ ۔ "اشعار" دو سے زیادہ کے لئے لکھنا چاہئے ۔

اسی طرح "دو حضرات"، "دو احباب" "دو آراء"، "دو شعراء" اور "دو وزراء" وغیرہ بھی صحیح نہیں ؂

دونو - فقرہ - آپ دونو کامیاب ہو گئے ہیں - مبارک ہو ؂

اصلاح - آپ دونوں کامیاب ہو گئے ہیں - مبارک ہو ؂

وجہ - "دونو" (نون غنہ کے بغیر) قواعد کے رو سے غلط ہے - "تینوں" "چاروں" "پانچوں" کی طرح یہاں بھی آخر میں نون غنہ ضروری ہے ؂

دوئم - فقرہ - محمود اپنی جماعت میں اوّل رہا - اور حمید دوئم ؂

اصلاح - محمود اپنی جماعت میں اوّل رہا - اور حمید دُوم ؂

وجہ "دو" کا صفت عددی ترتیبی "دُوم" ہے - "دوئم" نہیں - اسی طرح "سوئم" بھی غلط ہے "سوم" بولنا چاہیے ؂

دھرنا مار کر بیٹھنا - فقرہ - فریادی ملازم اپنے افسر کی

کوٹھی کے سامنے دھرنا مار کر بیٹھ گئے ؛
اصلاح ۔" دھرنا مار کر" کی جگہ " دھرنا دے کر" لکھنا چاہئے ؛
وجہ ۔" دھرنا مارنا" غلط اور " دھرنا دینا" صحیح ہے ؛

ڈ

ڈائن بھی سات گھر چھوڑ کر کھاتی ہے ۔ فقرہ ۔ کہتے ہیں ۔ کہ ڈائن بھی سات گھر چھوڑ کر کھاتی ہے ۔ لیکن اُس وکیل نے اپنے سگے بھتیجے سے بھی مقدمے کی فیس لے لی ؛
اصلاح ۔ ڈائن بھی دس گھر چھوڑ کے کھاتی ہے" لکھنا چاہئے ؛
وجہ ۔ مثل میں تصرف ناجائز ہے ؛
ڈکار ۔ فقرہ ۔ اُسے کھٹے ڈکار آتے ہیں ؛
اصلاح ۔ اُسے کھٹی ڈکاریں آتی ہیں ؛
وجہ " ڈکار" مونث ہے ؛

ڈھنگ چُرانا۔ فقرہ۔ مغربی تہذیب کے ڈھنگ چُرانا
کوئی ان سے سیکھے ؞
اصلاح۔ مغربی تہذیب کے ڈھنگ اُڑانا کوئی
ان سے سیکھے ؞
وجہ۔ ”ڈھنگ چُرانا“ نہیں ”ڈھنگ اُڑانا“ بولتے
ہیں ؞
ڈھیلے پھینکنا۔ فقرہ۔ چور ڈھیلے پھینکتے ہی مکان
کے اندر گھس آیا ؞
اصلاح۔ چور ڈھیلا پھینکتے ہی مکان کے اندر
گھس آیا ؞

وجہ۔ ”ڈھیلے پھینکنا“ ناواقف عوام کی زبان ہے ؞
ڈیرا ڈالنا۔ فقرہ۔ فوج نے تھک کر دریا کے کنارے
ڈیرا ڈال دیا ؞
اصلاح۔ فوج نے تھک کر دریا کے کنارے
ڈیرے ڈال دئے ؞
وجہ۔ ”ڈیرہ ڈالنا“ روز مرّہ کے خلاف ہے ؞

ذ

ذات پر بٹا لگنا - فقرہ - یہ کام نہ کیجئے - ذات پر بٹا لگ جائے گا ؛

اصلاح - یہ کام نہ کیجئے - ذات میں بٹا لگ جائے گا ؛

وجہ - محاورے میں تصرف ناجائز ہے ؛

ذخّار - فقرہ - محبت بحرِ ذخّار ہے - ضبط ہو - تو بیڑا پار ہے ؛

اصلاح - محبت بحرِ زخّار ہے - ضبط ہو - تو بیڑا پار ہے ؛

وجہ - اس کی املا "ز" سے صحیح اور "ذ" سے غلط ہے - عربی میں "زخر" کے معنی ہیں دریا کا پانی سے پُر ہو جانا ؛

ذریعے - فقرہ - میں آپ ہی کے ذریعے کامیاب ہُوا ہوں - دلی شکریہ ؛

اصلاح - میں آپ ہی کے ذریعے سے کامیاب ہُوا ہوں - دلی شکریہ ؛

وجہ۔ "ذریعے" کے بعد "سے" ضرور لکھنا چاہئے۔ اگرچہ بعض فصحا نہیں لکھتے۔ لیکن اکثریت "سے" کے لکھنے ہی پر متفّق ہے ؞

ذمہ وار۔ فقرہ۔ اس کام کے ذمہ وار آپ ہیں ؞
اصلاح۔ اس کام کے ذِمّہ دار آپ ہیں ؞
وجہ۔ صحیح لفظ "ذمہ دار" (دال کے ساتھ) ہے۔ "ذمہ وار" (واؤ کے ساتھ) دہلی کی عورتیں بولتی ہیں ؞

ذومعنی۔ فقرہ۔ آپ کی غزل میں تخلّص ذومعنی ہے ؞
اصلاح۔ "ذومعنی" کی جگہ "ذومعنیین" یا "کثیر المعانی" ہونا چاہئے ؞
وجہ: "ذومعنی" سے مراد ہے "بامعنی" جو "بے معنی" کا نقیض ہے۔ اور یہاں متکلّم کا یہ مقصود نہیں ؞

ر

رات بِتیر کرنا۔ فقرہ۔ اس نے ہنستے کھیلتے رات بِتیر کر لی ؞

اصلاح - اُس نے ہنستے کھیلتے رات بسر کر لی ؛
وجہ - یہ محاورہ غم یا تکلیف کے موقع پر استعمال کیا جاتا ہے ؛

راشی - فقرہ - وہ افسر بہت راشی ہے ؛
اصلاح - وہ افسر بہت رشوت خوار ہے ؛
وجہ - "راشی" کے معنی ہیں "رشوت دینے والا" - ایسے موقع پر "رشوت خوار" "رشوت ستاں" یا "مرتشی" لکھنا چاہیئے ؛

رسول - فقرہ - حضرت ایوبؑ ایک غیر معمولی صابر رسول تھے ؛
اصلاح - حضرت ایوبؑ ایک غیر معمولی صابر نبی تھے ؛
وجہ - "رسول" خاص ہے - اور صرف صاحب کتاب و شریعت پیغمبر کو کہتے ہیں "نبی" عام ہے - جو صاحب کتاب و شریعت اور غیر صاحب کتاب و شریعت دونوں قسم کے پیغمبروں کے لئے مستعمل ہے ؛

رہائش - فقرہ - مہاجرین کے لئے رہائش وغیرہ کا معقول انتظام ہونا چاہئے ؛

اصلاح - مہاجرین کے لئے قیام وغیرہ کا معقول انتظام ہونا چاہئے ؞

وجہ - اردو مصادر " رہنا " سے فارسی قاعدے کے مطابق " رہائش " حاصل مصدر بنا لینا صحیح نہیں - اس کے بجائے " قیام " " سکونت " " بود و باش " وغیرہ حسب موقع استعمال کرنا چاہئے ؞

یہ میری ذاتی رائے ہے - جو حضرات اسے غلط العام قرار دے کر صحیح سمجھتے ہیں - انہیں اختیار ہے ؞

ز

زبان آبِ کوثر سے دُھلی ہوئی ہے - فقرہ - آپ کا کلام - سبحان اللہ - زبان تو آبِ کوثر سے دُھلی ہوئی ہے ؞

اصلاح - " دُھلی " کی جگہ " دھوئی " ہونا چاہئے ؞

وجہ - " دُھلی ہوئی " کہنا محاورے کے خلاف ہے ؞

زبان پر سانپ کاٹے - فقرہ - اُس کی زبان پر

سانپ کاٹے۔ کیا صبح سے ٹر ٹر کر رہا ہے ؞

اصلاح ۔" پر" کے بجائے "میں" چاہیئے ؞

وجہ ۔"پر" روز مرّہ کے خلاف ہے ؞

زبان میں چھالے پڑنا ۔ فقرہ ۔ زیادہ گرم چائے پینے سے کلیم کی زبان میں چھالے پڑ گئے ؞

اصلاح ۔ زیادہ گرم چائے پینے سے کلیم کی زبان پر چھالے پڑ گئے ؞

وجہ ۔ فصحا اس موقع پر "میں" نہیں بولتے ؞

زرا ۔ فقرہ ۔ زرا آپ ہی تکلیف فرمایئے ؞

اصلاح ۔ ذرا آپ ہی تکلیف فرمایئے ؞

وجہ ۔" زرا" "ز" سے نہیں بلکہ " ذ" سے ہے ۔ آج کل یہ وبا عام ہو رہی ہے ۔ اور اچھے اچھے ادباء و شعراء اس میں مبتلا نظر آتے ہیں ۔ مگر محققین کا متفقہ فیصلہ یہی ہے ۔ کہ عربی میں "ذرّۃ" تھا ۔ فارسی والوں نے " ذرّہ" کر لیا ۔ اردو شعراء نے بھی " ذرّہ " (" ذرا" کے معنی میں) استعمال کیا ۔ پھر تشدید اڑ کر اور "ہ" "الف" سے بدل کر " ذرا " بن گیا ۔ اس میں "ز" کس طرح آ سکتی ہے ۔ "ز" کو صحیح سمجھنے والوں کی

یہ دلیل کہ "گزارش" کی املا "ز" سے صحیح اور "ذ" سے غلط ہے۔ (اگرچہ اس میں بھی اختلاف ہے) کیونکہ "ذ" خاص عربی کا حرف ہے۔ یہاں پیش نہیں کی جا سکتی۔ اس لئے کہ یہاں عربی سے اردو لفظ بنایا گیا ہے۔ اور نہ "ذ" اردو کا خاص حرف ہے۔ نہ "ز" ؞

زمین پر ٹھکانا نہ آسمان پر۔ فقرہ۔ ہم خانماں برباد پناہ گیروں کا حال کیا پوچھتے ہو۔ ہمارا تو زمین پر ٹھکانا ہے نہ آسمان پر ؞

اصلاح۔ دونوں جگہ "پر" کی جگہ "میں" چاہئے ؞

وجہ۔ یہاں "پر" روز مرہ کے خلاف ہے ؞

زمین و آسمان کا فرق۔ فقرہ۔ کہاں ذوق۔ کہاں غالب۔ دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے ؞

اصلاح "زمین" کے آگے "واؤ" نہیں چاہئے ؞

وجہ۔ فصحا یوں نہیں کہتے ؞

س

سالوں۔ فقرہ۔ مسلمانوں نے چند سالوں تک سرفروشانہ

جدوجہد کی۔ تو اللہ تعالیٰ نے انہیں پاکستان عطا فرمایا ؛

اصلاح :۔ "سالوں" کی جگہ "سال" ہونا چاہیئے ؛

وجہ :۔ "سال" کی جمع "سالوں" سے "ذم" کا پہلو پیدا ہوتا ہے ؛

اگر اس پہلو سے قطع نظر کر دیا جائے۔ پھر بھی "سالوں" ذوق سماعت پر گراں گزرتا ہے ؛

سب سے قدیم ترین۔ فقرہ۔ پنجاب کا سب سے قدیم ترین شہر کون سا ہے ؟

اصلاح ۔(۱) پنجاب کا سب سے قدیم شہر کون سا ہے ؟

(۲) پنجاب کا قدیم ترین شہر کون سا ہے ؟

وجہ ۔ "قدیم ترین" ہی میں "سب سے" کا مفہوم آ جاتا ہے ؛

سرعت۔ فقرہ۔ ایسی بھی سرعت کیا۔ کہ سارے کام کا ستیاناس ہو جائے ؛

اصلاح ۔ ایسی بھی عجلت کیا۔ کہ سارے کام کا ستیاناس ہو جائے ؛

وجہ ۔ "سرعت" اچھے معنی ہیں اور "عجلت" بُرے

معنی میں استعمال کرتے ہیں ؎

سرھانا - فقرہ - اسے سرھانے کے بغیر نیند نہیں آتی ؎

اصلاح - اُسے تکیے کے بغیر نیند نہیں آتی ؎

وجہ - "سرھانا" "پائنتی" کا نقیض ہے - یہ "تکیے" کا محل ہے ؎

سطحِ سمندر - فقرہ - وہ سطحِ سمندر پر دو تیرتی ہوئی لاشیں دیکھ کر ڈر گیا ؎

اصلاح - وہ سمندر کی سطح (یا سطحِ بحر) پر دو تیرتی ہوئی لاشیں دیکھ کر ڈر گیا ؎

وجہ - "سطح" عربی ہے - اور "سمندر" ہندی - اس لئے اضافت غلط ہے - اسی طرح "عالمِ سنسان" "آغوشِ مچھر" "مینارِ بلند" وغیرہ سب ترکیبیں غلط ہیں ؎

سکنہ - فقرہ - شیخ محمد احسن صاحب سکنہ لاہور میرے نہایت عزیز دوست ہیں ؎

اصلاح - شیخ محمد احسن صاحب ساکن لاہور میرے نہایت عزیز دوست ہیں ؎

وجہ - "سکنہ" "ساکن" کی جمع ہے - جیسے "طلبہ" طالب کی ؎

سمجھ آنا - فقرہ - انہیں یہ شعر سمجھ نہیں آیا ؀

اصلاح - یہ شعر اُن کی سمجھ میں نہیں آیا ؀

وجہ :- "سمجھ آنا" "ہوشیار ہونا" - "عقل آنا" اور "آنکھیں کھلنا" کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ایسے موقع پر "سمجھ" کے بعد "میں" ضرور لکھنا چاہیئے ؀

سنہ کو - فقرہ - یورپ کی پہلی جنگِ عظیم ۱۹۱۴ء کو شروع ہوئی تھی ؀

اصلاح - یورپ کی پہلی جنگ عظیم ۱۹۱۴ء میں شروع ہوئی تھی ؀

وجہ :- "سنہ" کے بعد "کو" کے بجائے "میں" لکھنا چاہئے - لیکن اگر اس سے پہلے تاریخ درج کی جائے تو "کو" صحیح اور "میں" غلط ہے ؀

سنسنی خیز - فقرہ - اُف - آپ نے یہ کیسی سنسنی خیز خبر سنائی ؀

اصلاح - اُف - آپ نے یہ کیسی سنسنی پیدا کر دینے والی خبر سنائی ؀

وجہ - "سنسنی" ہندی ہے - اور "خیز" فارسی - اس لئے ترکیب غلط ہے - اس کی جگہ "کپکپا دینے والی" یا "لرزہ خیز" بھی حسبِ موقع

استعمال کر سکتے ہیں ؏

سِوا - فقرہ :- پیامِ مشرق" میں فلسفے کے سِوا شعریّت بھی کُوٹ کُوٹ کر بھری ہوئی ہے ؏

اصلاح - "پیامِ مشرق" میں فلسفے کے علاوہ شعریّت بھی کُوٹ کُوٹ کر بھری ہوئی ہے ؏

وجہ :- "سِوا" وہاں استعمال کیا جاتا ہے - جہاں کسی چیز کی نفی مقصود ہو - مثلاً خدا کے سِوا کوئی معبود نہیں - اضافے کے موقع پر "علاوہ" بولتے ہیں ؏

سوال پُوچھنا - فقرہ - والد صاحب قبلہ نے مجھ سے دو سوال پوچھے - میں نے دونوں کا صحیح صحیح جواب دیا ؏

اصلاح :- "پوچھے" کے بجائے "کئے" لکھنا چاہئے ؏

وجہ :- "سوال پوچھنا" نہیں بلکہ "سوال کرنا" صحیح و فصیح ہے ؏

سِوائے - فقرہ - مجھے سوائے آپ کے کسی کی غزل پسند نہیں آئی ؏

اصلاح :- سِوائے آپ کے" کی جگہ" آپ کے سِوا" ہونا چاہئے ؏

وجہ :۔ "سوائے" جب صحیح ہو سکتا ہے۔ کہ اس کے آگے فارسی یا عربی کا کوئی لفظ آئے۔ اس صورت میں "کے" نہیں لکھا جائے گا۔ مثلاً "سوائے دل"۔

سوچ۔ فقرہ۔ کس گہری سوچ میں پڑ گئے؟

اصلاح۔ کس گہرے سوچ میں پڑ گئے؟

وجہ۔ "سوچ" مذکر ہے۔

سہ کرر۔ فقرہ۔ انہوں نے بزم ادب میں یہ شعر سہ کرر پڑھا تھا۔

اصلاح۔ انہوں نے بزم ادب میں یہ شعر تین مرتبہ پڑھا تھا۔

وجہ :۔ "سہ کرر" کوئی لفظ نہیں :۔ "مکرر" کا مادہ "کر" ہے۔ جس کے معنی ہیں :۔ "کسی کام کو بار بار کرنا"۔ "پھیر دینا"۔ "ہٹا دینا"۔ "دشمن پر حملہ کرنا"۔ لیکن "کر" بمعنی "دفعہ" بالکل غلط ہے۔

ش

شادی شدہ۔ فقرہ۔ کیا آپ شادی شدہ ہیں؟

اصلاح - کیا آپ بیاہے ہوئے ہیں ؟

یا

کیا آپ کی شادی ہو چکی ہے ؟

وجہ :۔ شادی" "بیاہ" کے معنی ہیں فارسی میں مستعمل نہیں - اس لئے "شادی شدہ" کی ترکیب غلط ہے ؞

شاخِ زعفران جاننا - فقرہ - وہ تو اپنے آپ کو شاخِ زعفران جانتے ہیں ؞

اصلاح - وہ تو اپنے آپ کو شاخِ زعفران سمجھتے ہیں ؞

وجہ :۔ شاخِ زعفران سمجھنا " یا "گننا" درست ہے ۔" جاننا" محاورے کے خلاف ہے ؞

شان گمان - فقرہ - مجھے تو اُن کے فیل ہو جانے کا شان گمان تک نہ تھا ؞

اصلاح - مجھے تو اُن کے فیل ہو جانے کا سان گمان تک نہ تھا ؞

وجہ :۔"شان گمان" بول چال کے خلاف ہے ؞

شانِ نزول - فقرہ - اجی حضرت ! آپ کا شانِ نزول کیا ہے ؟

اصلاح - اجی حضرت! آپ کی شانِ نزول کیا ہے؟

وجہ:- "شان" مونث ہے - اور حرف اضافت کی تذکیر و تانیث "شان" کے تابع ہوگی - نہ کہ "نزول" کے۔

شراکت - فقرہ - مجھے اس کاروبار میں شراکت منظور نہیں۔

اصلاح - مجھے اس کاروبار میں شرکت منظور نہیں۔

وجہ:- "شراکت" کوئی لفظ نہیں - اس کی جگہ "شرکت" استعمال کرنا چاہیئے۔

شور و غُل - فقرہ - بچّو! شور و غُل نہ کرو۔

اصلاح - بچّو شور غُل نہ کرو۔

وجہ "شور" فارسی اور "غُل" ہندی ہے - اس لئے واو عطف جائز نہیں۔

ص

صاحب - فقرہ - سر سید احمد خاں صاحب مرحوم

ایک عظیم المرتبت رہنمائے قوم تھے ۔

اصلاح - سر سید احمد خاں مرحوم ایک عظیم المرتبت رہنمائے قوم تھے ۔

وجہ - نام کے ساتھ "مرحوم" سے پہلے "صاحب" نہ لکھنا چاہئے ۔

صاحبان - فقرہ - صاحبان! (ع) اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی ۔

اصلاح - صاحبو! (ع) اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی ۔

وجہ - فارسی کے قاعدے سے "صاحب" کی جمع "صاحبان" کا ۔ استعمال ترکیب کے بغیر غلط ہے ۔ اسی طرح "خوبان" "عہدہ داران" وغیرہ کو بھی تنہا نہ لکھنا چاہئے ۔

صفت - فقرہ - بعض لوگ اپنے خاص احباب کی صفت سرائی کرتے وقت زمین آسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں ۔

اصلاح - "صفت" کی جگہ "وصف" یا "اوصاف" کہنا چاہئے ۔

وجہ - "صفت" ان خصائل کو کہتے ہیں - جو فی الواقع

ممدوح کی ذات میں پائے جائیں - اور جو تعریفی کلمات مادح کرنے والا خود کہے - وہ " وصف" کہلاتے ہیں ؛

صلاح کرنا - فقرہ - انہوں نے ہمارے سامنے کھانا منگوا کر کھایا - لیکن کسی کو صلاح تک نہ کی ؛

اصلاح " صلاح" کی جگہ " صلا" ہونا چاہئے ؛

وجہ " صلاح" عوام کی زبان ہے ؛

صوبجاتی - فقرہ - یہ حکومت مغربی پنجاب کا صوبجاتی مسئلہ ہے ؛

اصلاح - یہ حکومت مغربی پنجاب کا صوبائی مسئلہ ہے ؛

وجہ - یہاں صرف ایک صوبہ مراد ہے لیکن جہاں ایک سے زیادہ صوبے مراد ہوں - وہاں بھی "صوبائی" سے پورا پورا مطلب ادا ہو جاتا ہے - اور " صوبجاتی " محض تکلف بے جا ہے ؛

صُوری - فقرہ - آپ تو ماشاء اللہ صُوری و معنوی کمالات کے جامع ہیں ؛

اصلاح - آپ تو ماشاء اللہ صُوری و معنوی کمالات کے جامع ہیں ؛

وجہ۔ "صُورَت" سے "صُورَی" آتا ہے۔ جیسے "فطرت" سے "فطری" ۔ "صُوَر" تو "صورت" کی جمع ہے جس سے یہاں کچھ بحث نہیں ؞

ضد۔ فقرہ۔ زندگی موت کی ضد ہے ؞

اصلاح۔ زندگی موت کی نقیض ہے ؞

وجہ۔ "ضد" وہ دو چیزیں ہوتی ہیں۔ جو اگرچہ اکٹھی تو نہ ہو سکیں۔ لیکن دونوں کے نابود ہونے کا امکان ہو۔ مثلاً سیاہ اور سفید۔ بے شک یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ کپڑا سارے کا سارا سیاہ بھی ہو اور سفید بھی۔ مگر یہ ہو سکتا ہے۔ کہ نہ سیاہ ہو نہ سفید ؞

نقیض اشیاء نہ ایک جگہ اکٹھی ہو سکتی ہیں۔ اور نہ دونوں نابود ؞

ط

طاق پر دھرنا۔ فقرہ۔ فکر و اندیشہ کو طاق پر دھرو اور خدا کے بھروسے پر کام کرو ؞

اصلاح۔ فکر و اندیشہ کو طاق پر رکھو اور خدا کے بھروسے پر کام کرو ؞

وجہ۔ یہاں "طاق پر دھرنا" محاورے کے خلاف ہے ؞

طال اللہ عمرہٗ۔ فقرہ۔ محمد احسن طال اللہ عمرہٗ بڑا پیارا اور ہونہار لڑکا ہے ؞

اصلاح۔ محمد احسن اطال اللہ عمرہٗ بڑا پیارا اور ہونہار لڑکا ہے ؞

وجہ "طال" فعل لازم ہے۔ اس کا مفعول نہیں آسکتا۔ البتہ "طال عمرہٗ" درست ہے ؞

طرح سے۔ فقرہ۔ قائد اعظم کی طرح سے حق پر ڈٹے رہو ؞

اصلاح۔ قائد اعظم کی طرح حق پر ڈٹے رہو ؞

وجہ "طرح" کے بعد "سے" لانا خلاف فصاحت ہے ؞

طُلَبَاءُ۔ فقرہ۔ یہ کتاب طُلَبَاء اور عام شائقین اردو
کے لئے یکساں مفید و دلچسپ ہے ؛
اصلاح۔ "طُلَبَاء" کی جگہ "طَلَبَہ" چاہیئے ؛
وجہ۔ "طالب" کی جمع "طَلَبَہ" صحیح ہے۔ "طُلَبَاءُ"
"طلیب" (بہت ڈھونڈنے والا) کی جمع ہے۔ جو
یہاں خارج از بحث ہے ؛

طیش کھانا۔ فقرہ۔ مجاہدین کشمیر نے طیش کھا کر
ڈوگرہ فوج پہ زبردست حملہ کیا۔ اور آن کی
آن میں کُشتوں کے پُشتے لگا دئے ؛
اصلاح۔ "طیش کھا کر" کے بجائے "طیش میں آ
کر" ہونا چاہیئے ؛
وجہ۔ "طیش کھانا" کے معنی ہیں "غم و غصہ برداشت
کرنا"۔ جو یہاں مقصود نہیں ؛

ظ

ظالم کا انصاف خدا کے گھر۔ فقرہ۔ بس بھائی صبر۔
ظالم کا انصاف خدا کے گھر ؛

اصلاح۔ بس بھائی صبر۔ ظالم کی داد خدا کے گھر ؛

وجہ۔ مثل میں تصرّف نا جائز ہے ؛

ظالم کی بیل نہیں پھولتی ۔ فقرہ ۔ دشمن کی تباہی یقینی ہے۔ کیونکہ ظالم کی بیل نہیں پھولتی ؛

اصلاح ۔ دشمن کی تباہی یقینی ہے۔ کیونکہ ظالم کی بیل نہیں بڑھتی ؛

وجہ۔ ضرب المثل میں ردو بدل درست نہیں ؛

ظاہر۔ فقرہ۔ قدرت کے عجیب و غریب کھیل ظاہر ہیں ؛

اصلاح ۔ قدرت کے عجیب و غریب کھیل عیاں ہیں ؛

وجہ۔ "ظاہر" ایک نام مشہور کیفیت کا نام ہے۔ "عیاں" اس کیفیت کو کہتے ہیں ۔ جس میں علماً اور عملاً ہدایت موجود ہو ؛

"ظاہر" کے لئے دلیل شرط ہے۔ "عیاں" کو دلیل کی حاجت نہیں ؛

ظاہر باطن ایک ہونا۔ فقرہ۔ حنا کی طرح ان کا ظاہر باطن ایک نہیں ؛

اصلاح ۔ حنا کی طرح ان کا ظاہر باطن ایک

سا نہیں ؛

وجہ ۔ "ظاہر باطن ایک ہونا" روز مرہ کے خلاف ہے۔ "ایک سا" یا "یکساں" درست ہے ؛

ظاہر کی طرف جانا ۔ فقرہ ۔ یہ شخص میٹھی چھری ہے ۔ اس کے ظاہر کی طرف نہ جانا ؛

اصلاح ۔ یہ شخص میٹھی چھری ہے ۔ اس کے ظاہر پر نہ جانا ؛

وجہ ۔ اس موقع پر فصحا "کی طرف" کے بجائے "پر" بولتے ہیں ؛

عجوبہ ۔ فقرہ ۔ یہ عجوبہ نظارہ تو ہم نے آج ہی دیکھا ؛

اصلاح ۔ یہ اعجوبہ نظارہ تو ہم نے آج ہی دیکھا ؛

وجہ ۔ "عجوبہ" کوئی لفظ نہیں ۔ البتہ "اعجوبہ" درست ہے ؛

جو فصحا اس لفظ کو "اعجوبہ" کا مخفف سمجھ کر صحیح قرار دیتے ہیں ۔ انہیں اختیار ہے ؛

عرصۂ دراز - فقرہ - عرصۂ دراز سے ان کا کوئی خط نہیں آیا ؛
اصلاح - مدّتِ دراز سے ان کا کوئی خط نہیں آیا ؛
وجہ - "عرصہ" وقت کے معنی میں ہندی ہے۔ اس لئے اضافت غلط ہے ؛
جو حضرات اہل ایران کی تقلید سے اردو میں بھی یہ ترکیب جائز سمجھتے ہیں - انہیں اختیار ہے ؛

عظّام - فقرہ - جلسے میں امرائے عظّام بھی کافی تعداد میں موجود تھے ؛
اصلاح - جلسے میں امرائے "عِظام" بھی کافی تعداد میں موجود تھے ؛
وجہ - "عظیم" کی جمع "عِظام" ہے - نہ کہ عُظّام ؛

علاوہ - فقرہ - قائد اعظم نے فرمایا "ہم پاکستان لینے کے علاوہ کوئی بات نہ سنیں گے" ؛
اصلاح - قائد اعظم نے فرمایا "ہم پاکستان لینے کے سوا کوئی بات نہ سنیں گے" ؛
وجہ - (دیکھو "سوا")

علی الرّغم انف اعادا۔ فقرہ ۔ آپ بفضلہ تعالیٰ علی الرّغم انف اعداد ضرور کامیاب ہوں گے ۔

اصلاح :۔ "علی الرّغم" کے بجائے "علیٰ رغم" ہونا چاہئیے ۔

وجہ ۔ عربی قواعد کے رُو سے اس ترکیب میں "الرغم" لکھنا غلط ہے ۔ اور اُردو میں بھی فصحا اسی قاعدے کی پیروی کرتے ہیں ۔

عَمَلے ۔ فقرہ ۔ میں اپنے کالج کے عملے کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

اصلاح ۔ میں اپنے کالج کے عملہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

وجہ :۔ "عملہ" کی "ہ" اصلی ہے ۔ جو امالہ قبول نہیں کر سکتی ۔ اسی طرح ایسے مقام پر "طَلَبَہ" کو بھی "طلبے" نہیں کہ سکتے ۔

عوج بن عنق ۔ فقرہ ۔ وہ تو عوج بن عنق کی اولاد معلوم ہوتا ہے ۔

اصلاح ۔ وہ تو عوج بن عوق کی اولاد معلوم ہوتا ہے ۔

وجہ ۔ "عوج" کے باپ کا نام "عنق" نہیں ۔ بلکہ

"عوق" تھا ؎

غ

غصّہ۔ فقرہ۔ خُدا کا غصّہ بندے کو سیدھا جہنّم میں لے جاتا ہے ؎

اصلاح۔ خُدا کا غضب بندے کو سیدھا جہنّم میں لے جاتا ہے ؎

وجہ۔ خُدا کے لئے "غصّہ" کا استعمال درست نہیں؎

غلطی۔ فقرہ۔ آپ اور غلطیٔ اِملا۔ سخت تعجّب ہے؎

اصلاح۔ آپ اور املا کی غلطی۔ سخت تعجّب ہے ؎

وجہ۔ "غلطی" ہندی ہے۔ لہٰذا اضافت جائز نہیں ؎

جو حضرات مرزا غالبؔ کے اس مصرع (غلطی ہائے مضامیں مت پوچھ) سے استناد کرتے ہوئے اسے جائز سمجھتے ہیں۔ انہیں اختیار ہے ؎

غل غپاڑا کرنا۔ فقرہ۔ بس بس غل غپاڑا نہ کرو ؎

اصلاح - لبں لبں غل غپاڑا نہ مچاؤ ؛

وجہ :- غل غپاڑا " کے ساتھ " کرنا " کا استعمال بول چال کے خلاف ہے ؛

غمزہ سہنا - فقرہ - یہ غمزہ کون سہ سکتا ہے ؛

اصلاح - یہ غمزہ کون اُٹھا سکتا ہے ؛

وجہ - فصحا ایسے موقع پر " غمزہ اٹھانا " بولتے ہیں ؛

غیبت - فقرہ - وہ واقعی چے کش نہیں - خواہ مخواہ غیبت نہ کرو ؛

اصلاح :- غیبت نہ کرو " کی جگہ " افترا نہ باندھو " ہونا چاہیئے ؛

وجہ - اگر کسی کی ذات میں کوئی عیب موجود ہو - اور اس کی غیر حاضری میں اُسے برا کہا جائے - تو وہ " غیبت " ہے - ورنہ " افترا " - اور یہ افترا کا محل ہے ؛

ف

فاقے مرنا - فقرہ - کام چور نہ بنو - فاقے مروگے ؛

اصلاح - کام چور نہ بنو - فاقوں مروگے ؛

وجہ۔ "فاقے مرنا" روز مرہ کے خلاف ہے ؎

فبہا۔ فقرہ۔ اگر ہندوستان نے یہ شرط مان لی۔ تو فبہا ورنہ جنگ یقینی ہے ؎

اصلاح۔ اگر ہندوستان نے یہ شرط مان لی۔ فبہا۔ ورنہ جنگ یقینی ہے ؎

وجہ۔ "فبہا" سے پہلے "تو" کا استعمال غلط ہے۔ کیونکہ اس کا مفہوم "ف" ہی میں آ جاتا ہے ؎

فرقہ وارانہ۔ فقرہ۔ دفعتہً جگہ جگہ فرقہ وارانہ فسادات کی بم پھوٹ پڑی ؎

اصلاح۔ دفعتہً جگہ جگہ فرقہ وار فسادات کی بم پھوٹ پڑی ؎

وجہ۔ نسبت کی علامت "انہ" زائد ہونے کے باعث غلط ہے ؎

فقیر۔ فقرہ۔ یہ دونوں فقیر تین روز سے بھوکے ہیں ؎

اصلاح۔ یہ دونوں مسکین تین روز سے بھوکے ہیں ؎

وجہ۔ "فقیر" اُسے کہتے ہیں جس کے پاس ایک دن کا کھانا موجود ہو ؎

فوق البھڑک - فقرہ - اس نے فوق البھڑک لباس پہن رکھا ہے ۔

اصلاح - اس نے زرق برق لباس پہن رکھا ہے ۔

وجہ - "فوق البھڑک" کی ترکیب غلط ہے - "فوق" عربی اور "بھڑک" ہندی ہے - اسی طرح "قریب المرگ" بھی غلط ہے - کیونکہ "قریب" عربی ہے ، اور "مرگ" فارسی - اس کی جگہ "قریبِ مرگ" لکھنا چاہیئے ۔

فی الواقعی - فقرہ - کیا آپ فی الواقعی ادیب فاضل ہیں؟

اصلاح - کیا آپ فی الواقع ادیب فاضل ہیں؟

وجہ - "فی الواقعی" عوام اور وہ بھی عورتیں بولتی ہیں ۔

فی زمانہ - فقرہ - فی زمانہ ایمان تو گویا رہا ہی نہیں ۔

اصلاح - فی زمانا (یا آج کل) ایمان تو گویا رہا ہی نہیں ۔

وجہ - "فی زمانہ" عوام کی زبان ہے ۔

ق

قابو آنا - فقرہ - وہ اس طرح قابو نہ آئے گا ؛

اصلاح - وہ اس طرح قابو میں نہ آئے گا ؛

وجہ - "قابو آنا" بول چال کے خلاف ہے ؛

قبر کا منہ دیکھ آنا - فقرہ - اب کے تو بڑے میاں قبر کا مُنہ دیکھ آئے ہیں ؛

اصلاح - اب کے تو بڑے میاں قبر کا مُنہ جھانک آئے ہیں ؛

وجہ - "قبر کا مُنہ دیکھ آنا" محاورہ نہیں ؛

قبول - فقرہ - کیا ان کی کوئی بات بھی قبول نہ ہو گی ؟

اصلاح - کیا ان کی کوئی بات بھی منظور نہ ہو گی ؟

وجہ - "قبول" وہاں بولتے ہیں - جہاں اپنی مرضی سے کوئی بات تسلیم کی جائے - یہ "منظور" کا محل ہے ؛

قحط الرجالی - فقرہ - اس قوم میں قحط الرجالی ہے ؛

اصلاح۔ اس قوم میں قحط الرّجال ہے ؞

وجہ ۔"قحط الرجال" کی عربی ترکیب میں بے ضرورت فارسی کی یائے مصدری لگانا صحیح نہیں ؞

قدیم الایّام سے ۔ فقرہ۔ قدیم الایام سے یہ رسم چلی آتی ہے ؞

اصلاح ۔ قدیم ایّام (یا قدیم زمانے) سے یہ رسم چلی آتی ہے ؞

وجہ ۔"قدیم الایّام" کی ترکیب ان معنی میں عربی قواعد کے لحاظ سے صحیح نہیں ؞

قلفی ۔ فقرہ۔ قلفی والے کو بلاؤ ؞

اصلاح ۔ قفلی والے کو بلاؤ ؞

وجہ ۔ "قلفی" ناواقف عوام بولتے ہیں ؞

قلم ۔ فقرہ۔ لکھتے لکھتے قلم ٹوٹ گئی ؞

اصلاح ۔ لکھتے لکھتے قلم ٹوٹ گیا ؞

وجہ ۔ آج کل "خامہ" کے معنی میں "قلم" بالاتفاق مذکر ہے ؞

ک

کا - فقرہ - لاہور اردو کا ٹکسال بن گیا ہے ⁘
اصلاح - لاہور اردو کی ٹکسال بن گیا ہے ⁘
وجہ - "ٹکسال" مؤنث ہے - اور حرف اضافت اسی کے مطابق آئے گا - نہ کہ "لاہور" کے ⁘

کرتوتیں - فقرہ - تمہاری کرتوتیں تمہیں تباہ کر کے رہیں گی ⁘
اصلاح - تمہارے کرتوت تمہیں تباہ کرکے رہیں گے ⁘
وجہ - "کرتوت" لفظاً و معناً دونوں طرح مذکر اور جمع ہے ⁘

کَلْمہ پڑھنا - فقرہ - آپ پاکستان میں بھی انگریزوں کا کَلْمہ پڑھتے ہیں ؟
اصلاح - آپ پاکستان میں بھی انگریزوں کا کَلِمہ پڑھتے ہیں ؟
وجہ - صحیح لفظ "کَلِمہ" ہے - نہ کہ "کَلْمہ" - اگرچہ فارسی شعراء اور ان کی تقلید سے اردو شعراء نے بھی

" کَلْمَہ " باندھا ہے ۔ لیکن فصحائے وقت " کَلِمَہ " ہی بولتے اور لکھتے ہیں ؛

کمبل ۔ فقرہ ۔ ان کا کمبل نہایت خوب صورت اور قیمتی ہے ؛

اصلاح ۔ ان کا کمّل نہایت خوب صورت اور قیمتی ہے ؛

وجہ ۔ " کمبل " عوام کی بولی ہے ؛

کو (۱) فقرہ ۔ استاد نے پہلے ہی شاگرد کو کہا تھا ۔ لیکن وُہ نہ مانا ؛

اصلاح ۔ " کو " کی جگہ " سے " چاہیئے ؛

وجہ ۔ جب " کہنا " سے مراد " نصیحت کرنا " ہو ۔ تو اس سے پہلے " کو " نہیں بلکہ " سے " آتا ہے ؛

" کو " حسبِ ذیل مقامات پر استعمال کرتے ہیں :۔

الزام دینا ۔ نام رکھنا ۔ قرار دینا ۔ البتّہ " پیام دینا " کے محل پر اختلاف ہے ۔ یعنی دہلی میں " کو " اور لکھنؤ میں " سے " کہتے ہیں ؛

" سے " ان معنی میں لکھتے ہیں :۔

بیان کرنا ۔ گفتگو کرنا ۔ ذکر کرنا ۔ آگاہ کرنا ۔ سوال کرنا ۔ دُعا کرنا ۔ اقرار کرنا ۔ حکم دینا ۔ نصیحت کرنا ؛

کو (۲) فقرہ - کتاب کو پڑھا گیا ؎

اصلاح - کتاب پڑھی گئی ؎

وجہ - فعل مجہول سے پہلے "کو" نہیں آتا - لیکن جب مفعول مالم یسم فاعلہٗ کے ساتھ ایک اور مفعول آئے - تو "کو" ضرور لکھیں گے - مثلاً مصنف کو ہزار روپیہ دیا گیا" - اگر فعل مجہول مرکب ہو اور دوسرا مفعول بھی نہ آئے - تو "کو" کا لکھنا یا نہ لکھنا دونوں طرح صحیح ہے - مثلاً کمرے کو آراستہ کیا گیا" - اور "کمرہ" آراستہ کیا گیا" دونوں درست ہیں ؎

کو (۳) فقرہ - میاں سائیں ! گاڑی کو کھڑی کرو ؎

اصلاح - میاں سائیں ! گاڑی کھڑی کرو ؎

وجہ - "گاڑی کو کھڑی کرو" میں "کو" کا استعمال غلط ہے - اگر "کو" ضرور لکھنا ہو - تو "گاڑی کو کھڑا کرو" لکھیں گے - اسی طرح "ضروریات کو پورا کرو" اور "ضروریات پوری کرو" صحیح ہے ؎

کو (۴) فقرہ - لوگوں نے تنگ آکر زمینوں کو چھوڑ دیا اور فصلوں کو جلا کر جنگل کی راہ لی ؎

اصلاح - لوگوں نے تنگ آکر زمینیں چھوڑ دیں -

اور فصلیں جلا کر جنگل کی راہ لی ؀

وجہ ۔ بالعموم بے جان مفعول کے ساتھ "کو" نہیں لکھا جاتا ؀

کون ۔ فقرہ ۔ انہیں کون پھل سب سے زیادہ پسند ہے ؀

اصلاح ۔ انہیں کون سا پھل سب سے زیادہ پسند ہے ؀

وجہ ۔ غیر ذوی العقول کے لئے "کون سا" "کون سی" اور ذوی العقول کے لئے "کون" مستعمل ہے ۔ عدم استفہام کے موقع پر "کتنا" کے معنی میں اسم زمان کے ساتھ "سا" ۔ "سی" کے بغیر آتا ہے ۔ مثلاً "کون وقت ہو گیا ۔ دل کو چین ہی نہیں آتا"

کہ جس نے ۔ فقرہ ۔ وہ بھی کیا آدمی ہے ۔ کہ جس نے اچھے برے کی تمیز نہ کی ؀

اصلاح ۔ وہ بھی کیا آدمی ہے ۔ جس نے اچھے برے کی تمیز نہ کی ؀

وجہ ۔ "جس نے" سے پہلے "کہ" زائد اور غلط ہے ۔ اسی طرح "جو" کے بجائے "کہ جو" بھی نہ لکھنا چاہئے ؀

کھنڈرات - فقرہ - دہلی میں متعدد عالی شان عمارتوں کے کھنڈرات زبانِ حال سے جلیل القدر مسلمان بادشاہوں کی عظمتِ رفتہ کے افسانے سنا رہے ہیں ؛

اصلاح - "کھنڈرات" کی جگہ "کھنڈر" چاہیئے ؛

وجہ - "کھنڈر" ہندی ہے - اس لئے عربی قاعدے سے اس کی جمع بنانا غلط ہے ؛

کئی - فقرہ - آسمان پر کئی تارے نکلے ہوئے ہیں ؛

اصلاح - آسمان پر بہت سے تارے نکلے ہوئے ہیں ؛

وجہ - "کئی" "چند" کا مترادف ہے - جو دس سے کم تعداد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے ؛

کے - فقرہ - میں جناب کے گرامی نامے کے مطالعے کے دوران میں کئی بار ہنسا ؛

اصلاح - میں جناب کا گرامی نامہ پڑھتے پڑھتے کئی بار ہنسا ؛

وجہ - توالیِ اضافات (کے کے کے) ہر زبان میں مکروہ ہے ؛

گے لئے - فقرہ - مولانا صاحب لاہور سے دہلی کے

لئے روانہ ہو گئے ؛

اصلاح ۔ مولانا صاحب لاہور سے دہلی روانہ ہو گئے ؛

یا

مولانا صاحب لاہور سے دہلی کو روانہ ہو گئے ؛

یا

مولانا صاحب لاہور سے دہلی کی جانب روانہ ہو گئے ؛

وجہ:۔ دہلی کے لئے" انگریزی ترکیب " فار دہلی" (for Delhi) کا لفظی مگر غلط ترجمہ ہے ؛

گ

گالی نکالنا ۔ فقرہ ۔ گالی نکالنا سخت گناہ ہے ؛

اصلاح ۔ گالی دینا سخت گناہ ہے ؛

وجہ ۔ "گالی نکالنا" روز مرہ کے خلاف ہے ؛

گدھے کے ہل چلنا ۔ فقرہ ۔ آہ ہمارے وطنِ عزیز میں گدھے کے ہل چل گئے ؛

اصلاح۔ آہ ہمارے وطنِ عزیز میں گدھوں کے
ہل چل گئے ؞

وجہ۔ "گدھے کے ہل چلنا" خلافِ محاورہ ہے ؞

گور پر لات مار کر کھڑا ہونا۔ فقرہ۔ خدا رکھتے
اب کے تو ننھے میاں گور پر لات مار کر کھڑے
ہو گئے ؞

اصلاح۔ خدا رکھتے۔ اب کے تو ننھے میاں گور
میں لات مار کر کھڑے ہو گئے ؞

وجہ۔ محاورے میں تصرّف ناجائز ہے ؞

گھر میں شیر۔ باہر لومڑی۔ فقرہ۔ بس بس رہنے دیجئے
آپ گھر میں شیر ہیں۔ باہر لومڑی ؞

اصلاح۔ بس بس رہنے دیجئے۔ آپ گھر میں
شیر ہیں۔ باہر بھیڑ ؞

وجہ۔ مثل میں تصرّف درست نہیں ؞

ل

لاپرواہی۔ فقرہ۔ یہ لاپرواہی آخر رنگ لا کر

رہے گی ؛

اصلاح - یہ بے پروائی آخر رنگ لاکر رہے گی ؛

وجہ - (۱) "پرواہ" غلط ہے ؛

(۲) "لا" عربی ہے - اور "پروا" فارسی

لہذا ترکیب درست نہیں ؛

لبِ سڑک - فقرہ - اُن کا مکان لبِ سڑک واقع ہے ؛

اصلاح - اُن کا مکان سرِ راہ واقع ہے ؛

وجہ - "لب" فارسی ہے - اور "سڑک" ہندی -

اس لئے ترکیب غلط ہے ؛

لحاظ - فقرہ - اسے طوالت کے لحاظ سے نظر انداز

کیا جاتا ہے ؛

اصلاح - اسے طوالت کے خوف سے نظر انداز

کیا جاتا ہے ؛

وجہ - یہ "لحاظ" کا نہیں "خوف" کا محل ہے ؛

لڑاکی - فقرہ - وہ بڑی لڑاکی ہے ؛

اصلاح - وہ بڑی لڑاکا ہے ؛

وجہ - "لڑاکا" مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے

یکساں آتا ہے - اسی طرح "بکی بکی" بھی غلط ہے ؛

لکھوکھا - فقرہ - دنیا کو پیدا ہوئے لکھوکھا سال

گزر چکے ہیں ؛

اصلاح - دنیا کو پیدا ہوئے لاکھوں سال گزر چکے ہیں ؛

وجہ - "لکھوکھا" سراسر غلط ہے - جسے محض عوام بولتے اور لکھتے ہیں - اس سے سخت احتراز چاہئے ؛

لہریں مارنا - فقرہ - سمندر لہریں مار رہا ہے ؛

اصلاح - سمندر موجیں (یا ٹھاٹھیں) مار رہا ہے ؛

وجہ - "موجیں مارنا" اور "لہریں لینا" صحیح ہے ؛

لے کر - فقرہ - پشاور سے لے کر راس کماری تک اور کراچی سے لے کر رنگون تک اسلامی حکومت کا طوطی بول رہا ہے ؛

اصلاح - "لے کر" کا لفظ دونوں جگہ اور "کماری" کے آگے "تک" کا حرف اڑا دینا چاہئے ؛

وجہ - یہ دونوں چیزیں زوائد میں شامل ہیں ؛

م

ماہِ عسل - فقرہ - مسٹر جان ماہِ عسل منانے کے لئے

پہاڑ پر گئے ہوئے ہیں ؞

اصلاح - مسٹر جان ماہِ زفاف منانے کے لئے پہاڑ پر گئے ہوئے ہیں ؞

وجہ - "ہنی مون" کا ترجمہ "ماہِ عسل" یا "شہر العسل" "یا" ماہِ انگبین" بالکل لغو ہے - ان کی جگہ "ماہِ زفاف" یا "ماہِ نوشیں" لکھنا چاہئے ؞

متلاشی - فقرہ - میں مدت سے اس کتاب کا متلاشی تھا ؞

اصلاح - میں مدت سے اس کتاب کی تلاش میں تھا ؞

وجہ - عربی دان ہندیوں نے ترکی کے لفظ "تلاش" سے عربی قاعدے کے مطابق "متلاشی" بنا لیا - جسے عوام اندھا دھند استعمال کرنے لگے ؞ میں نے عہد حاضر کے صرف ایک مسلّم الثبوت ادیب اور مستند انشا پرداز کی تحریر میں یہ لفظ دیکھا ہے - اب سوال یہ ہے - کہ اسے غلط العام قرار دے کر فصیح ٹھہرا لیا جائے - یا غلط العوام سمجھ کر ترک کر دیا جائے - اس کے جواب میں میری ذاتی رائے یہ ہے - کہ اگر اس

کی جگہ ایک ہی لفظ لکھنا ہو۔ تو "تلاشی" یا "متجسس" حسبِ موقع لکھنا چاہئے۔ مرزا داغ مرحوم فرماتے ہیں:

جلوت میں یوں ہے وہ کہ تلاشی ہے چشمِ شوق
خلوت میں اس طرح ہے کہ خلوت گزیں نہیں

جب فصیح الملک مغفور جیسے مستند شاعر و زبان دان نے "تلاشی" کو "تلاش کرنے والا" کے معنی میں لکھا ہے۔ تو کسی کو اس کی فصاحت میں گنجائشِ کلام نہ ہونی چاہئے۔ میں بے وجہ بعض الفاظ ترک کرکے زبان کا دائرہ تنگ نہیں کرنا چاہتا۔ بلکہ میری دلی آرزو ہے۔ کہ ہماری زبان وسیع و عالم گیر ہو جائے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی چاہتا ہوں۔ کہ اس کے بلند و برتر معیارِ فصاحت میں فرق نہ آنے پائے۔ لہٰذا جاہل عوام کے خود تراشیدہ لغو الفاظ و تراکیب کی سختی سے مخالفت کر رہا ہوں ؛

میں یہ نہیں چاہتا۔ کہ مہتذ الفاظ اردو قواعد کے سانچے میں ڈھال کر مختلف طریق پر استعمال نہ کئے جائیں۔ بلکہ میں اس کا زبردست مؤید ہوں۔ جس طرح عربی دان فارسی والوں نے عربی قواعد کے خلاف "عتاب" سے "معتوب"۔ "مخان" سے

"خوانین" اور "خاتون" سے "خواتین" وغیرہ بنا لیا ہے۔ اسی طرح ہماری زبان کے عربی دان حضرات نے "تنقید" اور "تہذیب" وغیرہ کے الفاظ تراش لئے ہیں۔ جواب گراں بہا جواہرات بن کر اردو کے خزانے میں جگمگا رہے ہیں۔ جب عربی والوں نے فارسی سے "ترزبان" کا لفظ لے کر اسے "ترجمان" بنا لیا۔ پھر اسے اپنے قواعد زبان کے سانچے میں اس طرح ڈھال لیا۔ کہ اس پر تعریب کا گمان تک نہیں ہوتا۔ یعنی دحرج یدحرج پر لا کر اس سے "ترجمہ" اور "مترجم" جیسے لفظ بنا لئے۔ تو

مستند اردو والوں کو "تنقید" اور "تہذیب" جیسے لفظ بنانے کا کیوں حق نہیں۔ بے شک پورا پورا حق حاصل ہے۔ لیکن بات صرف یہ ہے۔ کہ جو غلط الفاظ عوام ہی تک محدود رہے۔ اور غلط العام کے درجے تک نہ پہنچ سکے۔ وہ بدستور غلط کے غلط رہے۔ اور جنہیں غلط ہونے کے باوجود یہ درجہ مل گیا۔ وہ صحیح و فصیح قرار پائے۔ مثلاً "مجرّب" اور "مرغن" غلط العوام ہونے کے باعث غلط اور "تنقید" اور "تہذیب" غلط العام ہونے کی وجہ سے صحیح و

فصیح ہیں - اگر " متلاشی " کو بھی غلط العام کا درجہ دے دیا جائے - تو یہ بھی بے تامل صحیح و فصیح قرار پا سکتا ہے ؞

مجاز - فقرہ - آپ کو اسے زود و کوب کرنے کا مجاز نہیں ؞

اصلاح - آپ اسے زد و کوب کرنے کے مجاز نہیں ؞

وجہ - " مجاز " اختیار کے معنی میں غلط ہے ؞

مجلس - فقرہ - مجھے ایک مجلس میلاد میں شرکت کی دعوت آئی ہے ؞

اصلاح :- مجلس کی جگہ " محفل " چاہئے ؞

وجہ - خوشی کی تقریب کے لئے " محفل " بولتے ہیں - غم و ماتم یا بادشاہوں - وزیروں اور عالموں کے اجتماع کے موقع پر " مجلس " مستعمل ہے ؞

محمد الرسول اللہ - فقرہ - حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں ؞

اصلاح - حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں ؞

وجہ ۔ اس مقام پر "الرسول" لکھنا عربی قواعد کے رُو سے غلط ہے ؛

مستورات ۔ فقرہ ۔ یہ بہت سی عیسائی مستورات کدھر جا رہی ہیں ؟

اصلاح ۔ یہ بہت سی عیسائی خواتین کدھر جا رہی ہیں ؟

وجہ ۔ "مستورات" اپنے معنی کے مطابق "پردہ نشین خواتین" کے لئے مخصوص ہے ؛

مشاعرہ میں ۔ فقرہ ۔ مشاعرہ میں خوب لطف رہا ؛

اصلاح ۔ مشاعرے میں خوب لطف رہا ؛

وجہ ۔ حرف جار کے آنے سے "ہ" اور "الف" "ے" سے بدل جاتے ہیں ؛

مشکور ۔ فقرہ ۔ براہِ کرم جلسے میں تشریف لا کر مشکور فرمایئے ؛

اصلاح ۔ براہِ کرم جلسے میں تشریف لا کر ممنون فرمایئے ؛

وجہ ۔ "مشکور" کے معنی ہیں "شکر کیا گیا" ۔ یہ "شاکر" (شکریہ کرنے والا) کا محل ہے ؛

مصرعِ اُولیٰ ۔ فقرہ ۔ اس شعر کا مصرعِ ثانیہ مصرعِ اوّلی سے بہتر ہے ؛

اصلاح - اس شعر کا مصرعِ دوم مصرعِ اوّل
سے بہتر ہے ٭
یا
اس شعر کا دوسرا مصرع پہلے مصرع سے بہتر
ہے ٭
وجہ - "مصرع" مذکر ہے ٭
مصرعے میں - فقرہ - اس مصرعے میں شعریت نہیں ٭
اصلاح - اس مصرِع میں شعریّت نہیں ٭
وجہ - جس لفظ کے آخر میں "ع" ہو - اس کی
صرف جمع بناتے وقت "ے" کا اضافہ کرتے
ہیں - ورنہ ایسے موقع پر جب بعد میں حرف
جار آئے - حرف ماقبل "ع" کے نیچے زیر دے
دیتے ہیں ٭
مصئون - فقرہ - خدا آپ کو حوادثِ زمانہ سے مصئون
و مامون رکھے ٭
اصلاح - خدا آپ کو حوادثِ زمانہ سے مَصُون
و مامون رکھے ٭
وجہ "مَصُون" بر وزن "مُقُول" اجوف وادی
ہے - مہموز العین نہیں - اس کا مادہ "صَون" ہے -

" صائن " نہیں - یہ اصل میں " مصئوون " تھا۔ ایک واؤ گر کر " مصئون " رہ گیا ؛

معلوم دینا - فقرہ - اب ہوا کا رُخ بدلا ہُوا معلوم دیتا ہے ؛

اصلاح - اب ہوا کا رُخ بدلا ہُوا معلوم ہوتا ہے ؛

وجہ - " معلوم دینا " روزمرہ کے خلاف ہے - اسی طرح " معلوم پڑنا " بھی غلط ہے ؛

ممبران - فقرہ - کونسل کے اکثر ممبران نے اس تجویز کی مخالفت کی ؛

اصلاح - کونسل کے اکثر ممبروں نے اس تجویز کی مخالفت کی ؛

وجہ - " ممبر " انگریزی لفظ ہے - اس کی جمع فارسی قاعدے سے بنانا درست نہیں ؛

مُنشی - فقرہ - اسلام میں تمام مُنشی چیزیں حرام ہیں ؛

اصلاح - اسلام میں تمام نشہ آور چیزیں حرام ہیں ؛

وجہ - " نشہ " فارسی ہے - اس سے عربی قاعدے

کے مطابق "منتشی" بنا لینا صحیح نہیں ؎

مُنہ ڈھانک کر رونا - فقرہ - عورتیں مُنہ ڈھانک کر روتی ہیں ؎

اصلاح - عورتیں منہ ڈھانپ کر روتی ہیں ؎

وجہ - یہ "ڈھانپنے" کا محل ہے - واضح ہو - کہ "ڈھانپنا" غم کے لئے مخصوص ہے اور "ڈھانکنا" چھپانے کے لئے ؎

میری ان سے ملاقات - فقرہ - لاہور میں میری ان سے ملاقات ہوئی تھی ؎

اصلاح - لاہور میں مجھ سے ان سے ملاقات ہوئی تھی ؎

وجہ - اس موقع پر "میری" روز مرہ کے خلاف ہے ؎

ن

نامعلوم - فقرہ - میری غیر حاضری میں نا معلوم کیا کچھ ہو جائے ؎

اصلاح - میری غیر حاضری میں نہ معلوم کیا کچھ ہو جائے ؛

وجہ :- "نا معلوم" صرف صفت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے ؛

ناموس - فقرہ - آپ نے بد دیانتی کا جھوٹا الزام لگا کر میرے ناموس پر حملہ کیا ہے - براہِ کرم اپنے الفاظ واپس لیجئے ؛

اصلاح - "میرے ناموس" کی جگہ "میری عزت" چاہئیے ؛

وجہ :- "ناموس" خاص لفظ ہے - اور اس پوشیدہ راز کو کہتے ہیں - جو عزت کا باعث ہو - لیکن "عزت" کا لفظ ظاہر اور باطن دونوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے ؛

ناوقت - فقرہ - ناوقت کھانا نہ کھایا کرو - صحت خراب ہو جائے گی ؛

اصلاح - بے وقت کھانا نہ کھایا کرو - صحت خراب ہو جائے گی ؛

وجہ :- "ناوقت" روز مرہ کے خلاف ہے ؛

نذ - فقرہ - مشاعرے میں لوگ عموماً گانا سننے کے

لئے آتے ہیں ۔ نہ شعر سُننے کے لئے ؞

اصلاح :- "نہ" کے بعد "کہ" ہونا چاہیئے ؞

وجہ :- "موجودہ صورت میں یہ معنی پیدا ہوتے ہیں ۔ کہ مشاعرے میں لوگ عموماً نہ گانا سننے کے لئے آتے ہیں ۔ نہ شعر سُننے کے لئے ؞

نہایت ہی ۔ فقرہ ۔ ان کی بے رخی پر نہایت ہی افسوس ہے ؞

اصلاح ۔ ان کی بے رخی پر نہایت افسوس ہے ؞

وجہ :- "نہایت" کے بعد "ہی" کی قطعاً ضرورت نہیں ؞

نہ ہی ۔ فقرہ ۔ نہ تو آپ خود آئے ۔ نہ ہی اطلاع بھیجی ؞

اصلاح ۔ نہ تو آپ خود آئے ۔ نہ اطلاع ہی بھیجی ؞

وجہ :- "نہ ہی" لکھنا صحیح نہیں ؞

نہیں جی ۔ فقرہ ۔ کیا یہ کتاب تم نے پھاڑی ہے ؟ نہیں جی ؞

اصلاح ۔ کیا یہ کتاب تم نے پھاڑی ہے ؟ جی نہیں ؞

وجہ :- نہیں جی" فصحا نہیں بولتے ۔

نئی جدّت - فقرہ - آپ کی یہ نئی جدت قابل تعریف ہے ۔

اصلاح - آپ کی یہ جدت قابل تعریف ہے ۔

وجہ :- جدت" ہی میں " نئی" کا مفہوم آ جاتا ہے ۔

نیز - فقرہ - کل صبح ضرور آنا - نیز کھانا بھی یہیں کھانا ۔

اصلاح - کل صبح ضرور آنا - کھانا بھی یہیں کھانا ۔

وجہ :- نیز" کے ساتھ " بھی" کا استعمال غلط ہے - کیونکہ " نیز" ہی میں " بھی کا مفہوم موجود ہے ۔

و

واپس لوٹنا - فقرہ - وہ ابھی کراچی سے واپس لوٹے ہیں یا نہیں ؟

اصلاح - وہ ابھی کراچی سے واپس آئے ہیں یا نہیں ؟

یا

وہ ابھی کراچی سے لوٹے ہیں یا نہیں ؟
وجہ - خود " لوٹنا " ہی میں " واپس " کا مفہوم پایا جاتا ہے ؂

وارنٹ گرفتاری - فقرہ - لیڈر ہو کر وارنٹ گرفتاری سے ڈرتے ہو - چہ خوش ؂
اصلاح - لیڈر ہو کر گرفتاری کے وارنٹ سے ڈرتے ہو - چہ خوش ؂
وجہ - " وارنٹ " انگریزی ہے - اور گرفتاری فارسی - لہٰذا اضافت غلط ہے ؂

واژگوں بخت - فقرہ - اس غریب واژگوں بخت پر خدا رحم کرے ؂
اصلاح - اس غریب واژوں بخت پر خدا رحم کرے ؂
وجہ - " واژگوں بخت " بول چال کے خلاف ہے ؂

واہ ری - فقرہ - واہ ری پھرتی - کمال کر دیا ؂
اصلاح - واہ رے پھرتی - کمال کر دیا ؂
وجہ - مذکر اور مونث دونوں حالتوں میں " واہ رے " درست و فصیح ہے ؂

وصولی - فقرہ - اس چندے کی وصولی آپ کے ذمے

ہے ٭

اصلاح ۔ کی "وصولی" کی جگہ "کا وصول کرنا" چاہیئے ٭

وجہ ۔ "وصولی" "قابلِ وصول" کے معنی ہیں صحیح اور "جمع" یا "حصول" کے معنی ہیں غلط ہے ٭

وغیرہ وغیرہ ۔ فقرہ ۔ مشاعرے ہیں بڑے بڑے شعراء امراء وغیرہ وغیرہ شریک ہوئے ٭

اصلاح ۔ ایک "وغیرہ" قلم زد کر دینا چاہیئے ٭

وجہ ۔ ایک "وغیرہ" ہیں تو ساری کائنات آ جاتی ہے ۔ پھر دوسرے "وغیرہ" کی کیا ضرورت ہے ٭

۵

ہار ۔ فقرہ ۔ ایک لڑی کا ہار نہیں چاہیئے ٭

اصلاح ۔ ایک لڑی کی بدّھی نہیں چاہیئے ٭

وجہ ۔ ایک لڑی کی بدّھی اور کئی لڑیوں کا ہار ہوتا ہے ٭

ہٰذا ۔ فقرہ ۔ ان شہروں کے نام نقشۂ ہٰذا ہیں تلاش

کر لیجئے ؂

اصلاح ۔ ان شہروں کے نام اس نقشے میں تلاش کر لیجئے ؂

وجہ ۔ "نقشۂ لہٰذا" کی ترکیب قواعد کے رُو سے غلط ہے ۔ کیونکہ اسم اشارہ کبھی مضاف الیہ نہیں بن سکتا ؂

ہم سوئیں گی ۔ فقرہ ۔ طاہرہ اور مسرت نے کہا۔ "امّی جان ! اب ہم سوئیں گی" ؂

اصلاح ۔ طاہرہ اور مسرت نے کہا: "امّی جان ! اب ہم سوئیں گے" ؂

وجہ ۔ جمع متکلم میں مذکر و مونث کا صیغہ ایک ہی (مذکر) ہوتا ہے ۔ مونث کے لئے جمع مونث کا صیغہ نہیں بولا جاتا ؂

ہندو مسلمان ۔ فقرہ ۔ افسوس ہے ۔کہ بمبئی کے ہندو مسلمانوں میں فساد ہو گیا ؂

اصلاح ۔ افسوس ہے ۔کہ بمبئی کے ہندوؤں اور مسلمانوں میں فساد ہو گیا ؂

وجہ ۔ "ہندو مسلمانوں" سے یہ معنی بھی پیدا ہوتے ہیں ۔کہ وہ مسلمان جو ہندو ہیں ؂

ہُوا ("نے" کے ساتھ) فقرہ - غاصب اربابِ اقتدار نے
اندھیر مچایا ہُوا ہے ؛
اصلاح - غاصب اربابِ اقتدار نے اندھیر مچا
رکھا ہے ؛
وجہ - "نے" کے ساتھ "ہُوا" "ہُوئے" "ہوئی" کا
استعمال قواعد کے رُو سے غلط ہے ؛

ہوش - فقرہ - اسے ابھی تک ہوش نہیں آئی ؛
اصلاح - اسے ابھی تک ہوش نہیں آیا ؛
وجہ - "ہوش" بالاتفاق مذکر ہے ؛

ہی - فقرہ - عبدالسلام نے ہی اوّل انعام حاصل کیا ہے ؛
اصلاح - عبدالسلام ہی نے اوّل انعام حاصل کیا ہے ؛
وجہ - "نے ہی" روز مرّہ کے خلاف ہے ؛
نثر میں "ہی" فاعل اور علامتِ فاعل - مفعول
اور علامتِ مفعول - اور مجرور وجار کے درمیان آتا
ہے - جیسے جاوید ہی نے لکھا تھا - قمر ہی کو بلایا
تھا - انور ہی سے کام تھا - لیکن جب ضمیر "نہیں"
فاعل واقع ہو - تو فاعل کی علامت "نے" پہلے اور
"ہی" پیچھے آتا ہے - جیسے میں نے ہی کہا تھا -
"اِس" اور "اُس" "تجھ" اور "مجھ" کے ساتھ آنے

پر "ہی" کی "ہ" حذف کر دی جاتی ہے۔ جیسے "اُسی"
"اِسی"۔ "تجھی"۔ "مجھی"۔ "ہم" کے ساتھ آنے پر "ہی"
کی "ہ" حذف کر دینے کے علاوہ آخر میں نون غنہ
لگا دیتے ہیں۔ جیسے ؎

ہوں ہمیں دونوں جہاں مستِ مئے ناز و نیاز
الہی رنگین سی دُنیا کوئی پیدا کر دے

"تم" کے ساتھ "ہی" آنے پر "تمہیں"۔ "یہ"۔ اور "وہ"
کے ساتھ "یہی"۔ "وہی"۔ "اب" "جب"۔ "تب"۔ "کب"

"سب" کے ساتھ آنے پر "ابھی"۔ "جبھی"۔ "تبھی"۔ "کبھی"
"سبھی" (ہائے مخلوط کے ساتھ) بن جاتا ہے۔ "اِن" اور
"اُن" کے ساتھ "ہی" کی "ہ" مخلوط ہو جانے کے علاوہ
آخر میں نون غنہ زیادہ کر دیا جاتا ہے۔ جیسے "انھیں"۔
"اُنہیں"۔

ی

یگانگت۔ فقرہ۔ پاکستان کے تمام صوبوں کو باہم
یگانگت سے رہنا چاہیئے۔

اصلاح :۔ "یگانگت" کے بجائے "یگانگی" ہونا چاہئے ؛
وجہ :۔ "یگانہ" سے عربی قاعدے کے مطابق "یگانگت" بنا لینا صحیح نہیں ؛
جو اصحاب "رنگت" اور "بادشاہت" کے قیاس پر اسے جائز سمجھتے ہیں۔ انہیں اختیار ہے ؛

یہ بات وہ بات۔ روپیہ دھر میرے ہاتھ۔ فقرہ ہوشیار رہئے۔ اسے آپ کا فائدہ قطعاً مدِ نظر نہیں۔ وہ تو اِدھر اُدھر کی باتیں کر کے اپنا الو سیدھا کرنا چاہتا ہے۔ ایسے ہی چالاک لوگوں کی نسبت تو کہا جاتا ہے۔ کہ یہ بات وہ بات روپیہ دھر میرے ہاتھ ؛
اصلاح :۔ "روپیہ" کی جگہ "ٹکا" استعمال کرنا چاہئے ؛
وجہ۔ مثل میں تصرف ناجائز ہے ؛

یہ دوسری بات ہے۔ فقرہ۔ یہ دوسری بات ہے کہ آپ حلقۂ اربابِ علم کے سالانہ اجلاس میں شریک ہی نہ ہوں۔ لیکن اگر شریک ہوئے۔ تو اپنا تازہ کلام سنانا ہی پڑے گا ؛
اصلاح :۔ "دوسری" کی جگہ "اَور" چاہئے ؛
وجہ :۔ "دوسری" کہنا بول چال کے خلاف ہے ؛

نظم

شعر۔ اپنے خالق کا ہے شاہد آپ ہی
ذرّہ ذرّہ عالمِ امکان کا

اصلاح۔ شاہدِ خالق ہے خود ہی اے...
ذرّہ ذرّہ عالمِ ایجاد کا
یا
شاہدِ حق ہے زبانِ حال سے
ذرّہ ذرّہ عالمِ ایجاد کا

وجہ۔ پہلے مصرع میں تنافر اور ہلکی سی تعقید ہے۔ دوسرے مصرع کی ترکیب "عالمِ امکان" (حالتِ اضافت) میں نون کا اعلان غلط ہے۔ اور معناً بھی اس سے "عالمِ ایجاد" بہتر ہے۔ اسی طرح "دل و جان" (حالتِ عطف) کو بھی "دل و جاں" یعنی اخفائے نون سے باندھنا چاہئے۔

مصرع۔ ہو اگر تعلیم اچھی۔ خُوب تربّیت بھی ہو

اصلاح۔ ہو اگر تعلیم اچھی۔ تربیت بھی خوب ہو

وجہ۔ "تربّیَت" (بہ تشدیدِ یاء) غلط ہے۔ "تَرْبِیَتْ" (بفتحِ یاء بروزنِ تَفْعِلَہ) لکھنا چاہئے۔ اسی طرح "تَقْدِیّت" غلط اور

"تقویت" صحیح ہے۔

اشعار۔ غیر سے لکھوا دیا خط کا جواب
کیا خطِ تقدیر تھا خط کا جواب
وہ نہیں آتے۔ نہ آئیں خوش رہیں
خیر جی۔ دے تو دیا خط کا جواب
بن گئی کیا تجھ پہ قاصد! خیر ہے
مُنہ سے تو کچھ پھوٹ۔ کیا لایا جواب

اصلاح۔ پہلے دونوں شعر درست ہیں۔ لیکن تیسرے شعر کا دوسرا مصرع یوں ہونا چاہیئے۔

منہ سے تو کچھ پھوٹ۔ لا خط کا جواب

وجہ۔ مطلع میں "دیا" اور "تھا" قافیہ۔ "خط کا جواب" ردیف ہے۔ دوسرے شعر میں بھی قافیہ اور ردیف درست ہے۔ لیکن تیسرے شعر میں "لایا" قافیہ اور فقط "جواب" ردیف ہے۔ حالانکہ اس میں بھی پہلے دونوں شعروں کی طرح "خط کا جواب" ردیف اور کوئی صحیح قافیہ لانا چاہیئے تھا۔ پہلے دونوں شعر عیب کی وضاحت کے لئے لکھے گئے ہیں۔

شعر۔ وہ راہ میں ہیں۔ سنا ہے اب آئے کہ آئے
کدھر کا قصد ہے او جانِ بے قرار! نہیں

اصلاح۔ وہ راہ میں ہیں۔ اب آئے کہ آئے دم بھر میں

کدھر کا عزم ہے او جانِ بے قرار! نہیں
وہ راہ میں ہیں۔ ابھی آتے جاتے ہیں دم لے

کدھر کا عزم ہے۔ او جانِ بے قرار! نہیں

وجہ۔ "کہ" میں "ہ" کا اعلان غلط ہے۔ دوسرے مصرع میں تنافر ہے۔ "عزم" سے یہ خامی بھی رفع ہو گئی۔ اور شعریت بھی قائم رہی۔

اشعار نغمۂ نے بن گیا۔ سوزِ غنا دل ہو گیا
نالۂ دل چٹکیاں لینے کے قابل ہو گیا

پہلے وہ سفاکیاں تو خیر سے پیدا کرو
آپ خنجر باندھ کر سمجھے کہ قاتل ہو گیا

اب کہاں جائیں۔ کسے چاہیں۔ کدھر کے ہو رہیں
روٹھنا چھوڑو کہ جینا ہم کو مشکل ہو گیا

اصلاح۔ پہلا شعر درست ہے۔ اگرچہ دوسرے مصرع میں تنافر کی خامی موجود ہے۔ دوسرا شعر یوں ہونا چاہیئے ۔

پہلے وہ سفاکیاں تو خیر سے پیدا کریں
آپ خنجر باندھ کر سمجھے میں قاتل ہو گیا

اب بھی پہلے مصرع میں "تو" کی واؤ کا کھینچ کر پڑھا جانا خلافِ فصاحت ہے۔

تیسرا شعر یوں ہو تو بہتر ہے ؎

اب کہاں جائیں۔ کسے چاہیں۔ کدھر کے ہو رہیں
تُو جو اپنے چاہنے والوں سے غافل ہو گیا

وجہ۔ دوسرے شعر میں "شتر گربہ" ہے۔ یعنی پہلے مصرع میں "کرو" اور دوسرے میں "آپ" لکھا گیا ہے۔ نیز دوسرا مصرع تنافر کی خامی رکھنے کے علاوہ قواعد کے رُو سے غلط ہے۔ یا تو یوں ہوتا۔ کہ "آپ خنجر باندھ کر سمجھے کہ قاتل ہو گئے" اگرچہ تنافر پھر بھی موجود رہتا۔ لیکن اس طرح ردیف قائم نہ رہ سکتی تھی۔ یا اصلاحِ مذکور کے مطابق "کہ" کی جگہ "کیں" ہونا چاہیئے تھا۔ اور یہی درست ہے۔

تیسرے شعر کا قافیہ غلط ہے۔ کیونکہ جب مطلع میں تاسیس و دخیل کی قید ہے۔ تو تمام اشعار میں لازماً قید ہونی چاہئے تھی۔ یعنی "مشکل"۔ "دل" "منزل" وغیرہ نہیں لا سکتے۔ بلکہ "غافل"۔ "نازل"۔ "حاصل" وغیرہ لانے چاہئیں۔ پہلا شعر قافیوں کی وضاحت کے لئے لکھا گیا ہے ⁘

شعر۔ اُف اُف مری وحشت! ترے قربان ہی جاؤں
دامن کو سنبھالا۔ تو گریباں نہیں ملتا

اصلاح۔ اللہ رے یہ جوشِ جنونِ دلِ وحشی
دامن جو سنبھالا تو گریباں نہیں ملتا

یا

صدقے ترے اے جوشِ جنونِ دلِ وحشی
دامن جو سنبھالا۔ تو گریباں نہیں ملتا

وجہ۔ پہلے مصرع میں تنافر کی خامی کے علاوہ "ہی جاؤں"
اور دوسرے میں "کو" حشو ہے ؀

شعر دل کو مرغوب ہیں تمہارے لفظ
پھر سناؤ پیارے پیارے لفظ

اصلاح دل کو مرغوب ہیں تمہارے لفظ
پھر سناؤ وہ پیارے پیارے لفظ

وجہ "پیارے" میں "یا" کا اعلان غلط ہے۔ اسی طرح
"پیاس" اور "دھیان" میں بھی جو ہندی ہیں "یا"
کا اخفا ہی چاہئے ؀

مصرع۔ مجھ کو دھوکا یہ ترا نقشِ کفِ پا دے گا
اصلاح۔ یہ ترا نقشِ کفِ پا مجھے دھوکا دے گا

وجہ۔ (۱) "دھوکا" اور "دے گا" میں بہت بُعد ہو گیا۔
جس سے تعقید پیدا ہو گئی ؀

(۲) قافیہ اور ردیف کو ملا کر پڑھنے سے نہایت مکروہ

ذم کا پہلو پیدا ہوتا ہے۔

شعر- میں نے ہر ایک گُل کی مہک پر کیا ہے غور
چھو بھی نہیں گئی ہے ترے پیرہن کی بُو

اصلاح- سونگھا ہے پھول پھول چمن زارِ دہر کا
چھو بھی نہیں گئی مرے گل پیرہن کی بُو

وجہ- (۱) "ہر ایک گُل" میں "ایک" حشو ہے۔
(۲) "مہک" کے لئے "غور کرنا" اچھا نہیں۔
(۳) دوسرے مصرع میں "ہے" حشو ہے۔

شعر- جوانی بھی عجب شے ہے کہ جب تک ہے نشہ اس کا
مزہ ہے سادے پانی میں شرابِ ارغوانی کا

اصلاح- جوانی بھی عجب شے ہے۔ کہ اس کا نشہ ہے جب تک
مزہ ہے سادے پانی میں شرابِ ارغوانی کا

وجہ- (۱) "نشّہ" میں "ش" مشدّد ہے۔ اور یہاں بے تشدید شین باندھا گیا ہے۔
(۲) اس غزل میں "ارغوانی" "جوانی" وغیرہ قافیہ اور "کا" ردیف ہے۔ لہٰذا اس شعر میں ردیف کے ملنے اور قافیے کے نہ ملنے کا نقص موجود ہے۔

شعر- خوف کیا آتشِ دوزخ سے کہ او زاہدِ خشک
میرے سر پر ہے مرے دامنِ تر کا ٹکڑا

اصلاح - خوف کیا آتشِ دوزخ سے ہمیں زاہدِ خشک
سر پہ ہے روزِ جزا دامنِ تر کا ٹکڑا

وجہ - پہلے مصرع میں "کہ او" اور دوسرے میں "میرے مرے" حشو قبیح ہیں ٭

شعر - لاش پر میری پیامی کامیاب آیا تو کیا
بعد میرے میرے نامے کا جواب آیا تو کیا

اصلاح - میری میت پر جو قاصد کامیاب آیا تو کیا
آہ ! میرے بعد اگر خط کا جواب آیا تو کیا

وجہ - "لاش" نہایت مکروہ لفظ ہے - "پیامی" بھی اچھا نہیں۔ مصرعِ دوم میں دوسرا "میرے" حشو ہے ٭

شعر - پھر یہ فوجِ قہر موج اک حشر برپا کر گئی
برقِ طوفاں تھی - جدھر چمکی صفایا کر گئی

اصلاح - "جدھر چمکی" کے بجائے "گری جس جا" ہونا چاہیئے ٭

وجہ - "برق" چمک کر نہیں۔ بلکہ گر کر صفایا کرتی ہے ٭

شعر - دکھانا دل میں رہ کر دل کو شانِ دل نوازی بھی
کہ گھر دل میں مرے اے دردِ عشقِ یار کر لینا

اصلاح - "کہ گھر دل میں مرے" کی جگہ "ہمارے دل میں گھر" لکھنا چاہیئے ٭

وجہ - دوسرے مصرع میں "کہ" حشو ہے ٭

شعر۔ خدا مجھ کو تجھ سے ہی محروم کر دے
جو کچھ اور تیرے سوا چاہتا ہوں
اصلاح۔ تجھی سے خدا مجھ کو محروم کر دے
جو کچھ اور تیرے سوا چاہتا ہوں
وجہ۔ (۱) "تجھ سے ہی" غلط ہے۔
(۲) "تجھی سے" کو شروع میں لانے سے اس پر زور آگیا۔ جو شاعر کا اصل مقصد ہے۔
شعر۔ یہ خوں گشتہ تمنا حال کی اک روز چمکے گی
بسانِ غازہ استقبال کے رخسارِ روشن پر
اصلاح۔ "بسان" کی جگہ "برنگ" ہونا چاہیئے۔
وجہ۔ "بسانِ غازہ" سے "برنگِ غازہ" کہیں بہتر ہے جس سے سارا شعر چمک اٹھا۔ "بسان" ہے بھی متروک۔
شعر۔ پھر گردشِ افلاک سے آزاد رہے گی
دنیا ترے کوچے میں گر آباد رہے گی
اصلاح۔ "گر" کے بجائے "جو" لکھنا چاہیئے۔
وجہ۔ "گر" بجائے "اگر" بالاتفاق متروک اور "آباد" کا الف تقطیع میں گرتا ہے۔
شعر۔ کیا کریں جا کے مدینے سے کہیں اب ....

کون اب رونقِ سلطانِ عرب سے اُٹھے

اصلاح - پہلے مصرع میں "اب" کی جگہ "اے" ہونا چاہئے ٭

وجہ - یہ "اب" حشو ہے ٭

شعر - کس طرح ہم کو ہو پتہ کس طرف آپ کا ہے رُخ
ایک ہی نورِ حسن ہے حلقۂ شش جہات میں

اصلاح "کس طرح ہم کو ہو پتہ" کے بجائے "ہم کو پتہ ہو کس طرح" لکھنا چاہئے ٭

وجہ "طرح" کی "ح" تقطیع میں گرتی ہے ٭

شعر - کھل گئے عیب و ہنر سب کاتبِ تقدیر کے
رنگ ہیں آمادۂ پرواز ہر تصویر کے

اصلاح "سب کاتب" کی جگہ "صورت گر" ہونا چاہئے ٭

وجہ - (۱) پہلے مصرع میں "سب" حشو ہے ٭
(۲) کاتب مصوّر نہیں ہوتا ٭

شعر - تم ماہِ نیم ماہ اگر ہو تو کیا ہوُا
ہیں بھی تو آفتابِ لبِ بام ہو گیا

اصلاح - تم بڑھ کے حسن میں جو ہوئے مہرِ نیم روز
میں گھٹ کے آفتابِ لبِ بام ہو گیا

وجہ - بڑھنے اور گھٹنے سے معشوق کے خورشیدِ حسن اور

عاشق کے آفتابِ لبِ بام ہونے کا پورا پورا ثبوت مل جانے کے علاوہ تقابل کے حسن نے شعر کو چار چاند لگا دیے ؎

شعر۔ اس رنگ سے ہو کفر پرستی تو خوب ہے
زنّار ڈالیے ترے پھولوں کے ہار کا

اصلاح۔ اس رنگ سے ہو کفر پرستی تو گُل کھلیں
زنّار ہاتھ آئے کسی گُل کے ہار کا

وجہ۔ (۱) شاعر کو جو مضمون سوجھا تھا۔ وہ خوبی سے بندھ نہ سکا ؎

(۲) "ترے" میں "تخصیص" ہے۔ اور "کسی" میں "تعمیم" اور ایسے موقع پر "تعمیم" "تخصیص" سے کہیں پُر لطف ہوتی ہے ؎

شعر۔ تجھے تو وعدۂ دیدار ہم سے کرنا تھا
یہ کیا کیا جو جہاں کو امیدوار کیا

اصلاح۔ "جو" کے بجائے "کہ" لکھنا چاہئیے ؎

وجہ۔ "جو جہاں" میں تنافر ہے ؎

شعر۔ اجل سے بڑھ کے محافظ نہیں کوئی اپنا
خدا کی شان کہ دشمن نگاہباں نکلا

اصلاح۔ "نہیں کوئی" کی جگہ "کوئی نہیں" ہونا چاہئیے ؎

وجہ - "کوئی" پر زور ڈالنا ہے - کیونکہ یہی شاعر کا اصل
مقصد ہے ؂

شعر - کعبہ نیا بناؤ مرے دل کو توڑ کر
اے مہرباں اب آپ کے قابل یہ گھر نہیں

اصلاح - کعبہ نیا بنایئے اس دل کو توڑ کر
اے مہرباں! اب آپ کے قابل یہ گھر نہیں

وجہ - "بناؤ" اور "آپ" میں "شتر گربہ" ہے - اگرچہ دوسرے
مصرع میں "قابل" کی جگہ "لائق" لکھ کر تنافر
دُور کیا جا سکتا تھا - لیکن "قابل" میں شعریت
زیادہ ہونے کے باعث تنافر کی یہ نا قابل گرفت
خامی بدستور رہنے دی گئی ؂

مصرع - پندرہ روزہ یہ رسالہ ہے
اصلاح پانزدہ روزہ یہ رسالہ ہے

وجہ - "پندرہ" ہندی اور "روزہ" فارسی ہے لہٰذا ترکیب
درست نہیں ؂

شعر - تم سراسر رنج دینے پر جب آمادہ ہوئے
میں سراپا درد سہنے کے لئے دل ہو گیا

اصلاح - "جب" کے بجائے "جو" لکھنا چاہئے ؂

وجہ - "جب" سے "جو" بہتر ہے - اس سے "آمادہ" کا

ایک الف گرنے کی خامی بھی رفع ہو گئی ؂

شعر۔ کہیں رسوا نہ ہوں رنگینیاں دردِ محبت کی
مِرا اتنا خیال اے دیدۂ خونبار کر لینا

اصلاح۔ "مِرا" کی جگہ "ذرا" ہونا چاہیئے ؂

وجہ۔ "مرا" حشو ہے۔ اور "مرا اتنا" سے ذم کا پہلو پیدا ہوتا ہے ؂

شعر۔ سر نہیں اُٹھتا ہے.... پائے ساقی سے کبھی
پھر بھی ہیں نا قابلِ یک سجدۂ مے خانہ ہم

اصلاح۔ سر جھکا رہتا ہے.... پائے ساقی پر مدام
پھر بھی ہیں نا قابلِ یک سجدۂ مے خانہ ہم

وجہ۔ "نہیں اُٹھتا ہے" "ہیں" "ہے" حشو ہے ؂
"مدام" کا لفظ نہایت بے تکلفی سے آگیا ہے جس نے شعر کو بے کیف کر دینے کے بجائے بادۂ شعریّت سے لبریز کر دیا ہے ؂

شعر۔ مشتاق سب ہیں بدر سے زیادہ ہلال کے
دنیا میں قدر داں نہیں صاحب کمال کے

اصلاح۔ "زیادہ" کے بجائے "بڑھ کر" لکھنا چاہیئے ؂

وجہ۔ زیادہ (زیادۃ) عربی ہے۔ لہٰذا ہندی الفاظ کی طرح اس کی "ہاء" کا اخفا غلط ہے ؂

شعر۔ وہ شوہر کے لئے قرباں ہوئی تھی جوشِ الفت میں
اگرچہ رنج و غم سے ہو رہی تھی زرد سرتا پا

اصلاح۔ دوسرا مصرع یوں ہونا چاہئے :۔
غم و اندوہ سے گو ہو رہی تھی زرد سرتا پا

وجہ۔ "اگرچہ" میں "ہ" کا اعلان غلط ہے ؞

شعر۔ کیوں حریفِ منتِ درباں ہوں ...
ہم نہیں کمتی ہیں دسترخوان کی

اصلاح۔ "نہیں" کی جگہ "کوئی" ہونا چاہئے ؞

وجہ۔ "ہیں" حشو ہے۔ اصلاح سے سارا شعر پُر زور ہو گیا۔ جملۂ خبریہ سے جملۂ انشائیہ کہیں بہتر ہوتا ہے ؞

شعر۔ اگر دیکھا نظر بھر کے تو مر ہی جاؤں گا ظالم
تری آنکھیں نہیں ہیں۔ زہر کے لبریز پیالے ہیں

اصلاح۔ دوسرا مصرع یوں ہونا چاہئے :۔
تری آنکھیں کہاں ہیں۔ زہرِ قاتل کے پیالے ہیں

وجہ۔ (۱) "نہیں" کے بعد "ہیں" حشو ہے "کہاں" سے مصرع کا زور بھی بڑھ گیا ؞

(۲) "پیالہ" فارسی ہے۔ لہٰذا "یاء" کا اخفا غلط ہے اعلان چاہئے ؞

شعر۔ صہبائے کیف اور دو روزہ زندگی ہے
ترشی چکھی قضا کی۔ اُترا خمارِ ہستی

اصلاح۔ صہبائے کیف اور دو دن کی زندگی ہے
چکھی قضا کی ترشی۔ اُترا خمارِ ہستی

وجہ۔(۱) پہلے مصرع میں تنافر ہے ؛

(۲) "چکھی" اور "رکھی" بہ تشدید صحیح و فصیح ہیں ؛

مصرع۔ مری عید الضحٰی محبوب پر قربان ہونا ہے

اصلاح ہماری عیدِ قرباں دوست پر قربان ہونا ہے

وجہ۔ "عید الضحیٰ" عربی میں رائج نہیں۔ اس کی جگہ "عید الاضحیٰ"
یا "عید الضحیٰ" استعمال کرنا چاہئے۔ لیکن یہاں یہ
دونوں لفظ شعریت سے خالی ہیں ؛

شعر۔ جیتے جی کوئی ہمارا پوچھنے والا نہ تھا
بعدِ مردن سب کہیں گے۔ ہاں کوئی دیوانہ تھا

اصلاح۔ "نہ تھا" کے بجائے "نہیں" اور "بعد مردن" کی
جگہ "مرگئے پر" لکھنا چاہئے ؛

وجہ۔(۱) "نہ تھا" صرف شعر کو مطلع بنانے کے لئے کہا
گیا ہے۔ ورنہ معنی کے اعتبار سے "نہیں" درست
ہے ؛

(۲) "بعدِ مُردن" جیسی فارسی مصدر کی تراکیب بالاتفاق

متروک ہیں ؎

شعر۔ شاید کہ یہ بھی دل ہو کسی بد نصیب کا
گل کو نگاہِ ناز سے دیکھا نہ کیجئے

اصلاح۔ "شاید کہ" کی جگہ "کیا جانے" ہونا چاہئے ؎

وجہ۔ "شاید کہ" میں "کہ" حشو ہے ؎

شعر۔ غزل لکھنے کو تو لکھتی ہے....
پریشانی میں کیا تسطیر ہوتی

اصلاح۔ غزل لکھنے کو تو ہم نے لکھی ہے
پریشانی میں کیا تحریر ہوتی

اب بھی پہلے مصرع میں "تو" کی واؤ کا کھینچ کر پڑھا جانا خلافِ فصاحت ہے ؎

وجہ۔ پہلے مصرع میں "لکھتی" (بالتشدید) اور دوسرے میں "تسطیر ہونا" فصیح نہیں ؎

مصرع۔ آج مقتل میں قضا آئی ہے دُلہن بن کر

اصلاح۔ آج مقتل میں دُلھن بن کے قضا آئی ہے

وجہ۔ "دُلھن" میں ہائے مخلوط ہے۔ اور یہ بر وزنِ "فعل" ہے۔ نہ کہ بر وزن "فعلن" ؎

مصرع۔ لائق ہیں افتخار میاں طول عمرہ'

اصلاح۔ "طول" کے بجائے "طال" لکھنا چاہئے ؎

وجہ۔ "طُول عمرہٗ" کوئی لفظ نہیں۔ البتہ "طُولِ عمرہٗ" یا "طال عمرہٗ" صحیح ہے ∴

شعر۔ قدم ہٹے جو ذرا جادۂ وفا سے کہیں
ہر ایک ذرّہ پکارا کہ دیکھتا ہوں میں

اصلاح۔ "ہر ایک" کی جگہ "تو ذرّہ" ہونا چاہئے ∴

وجہ۔ "ہر ایک" میں "ایک" حشو ہے۔ اصلاح سے زور بڑھ گیا ∴

شعر۔ زیرِ منبر تھے مہاجر اور انصارِ حضورؐ
مستفیض ہوتے تھے یکساں سامعِ نزدیک و دُور

اصلاح۔ دوسرا مصرع یوں ہونا چاہئے:۔
بہرہ ور ہوتے تھے یکساں سامعینِ نزد و دُور

وجہ۔ (۱) "مستفیض" کا "ض" یا "ہوتے" کی "ہ" تقطیع میں گر گئی ∴

(۲) "سامع" واحد ہے۔ یہ جمع کا محل ہے ∴

شعر۔ پھر شبِ فرقت کی طولانی سے گھبراتا ہُوں میں
المدد ذوقِ تصوّر! دل کو بہلاتا ہوں میں

اصلاح۔ پہلا مصرع یوں ہونا چاہئے:۔
پھر درازی سے شبِ فرقت کی گھبراتا ہوں میں

وجہ۔ "طولانی" "دراز" کے معنی میں صحیح اور "درازی" کے معنی میں غلط ہے ∴

شعر۔ آتشِ شوق کو کچھ اور ذرا بھڑکا دے
تجھ کو اپنے کرمِ جنبشِ داماں کی قسم

اصلاح۔ پہلا مصرع یوں کہنا چاہئے:۔
آتش شوق کو ہاں اور ذرا بھڑکا دے

اب بھی اس میں اور دوسرے مصرع میں تنافر کی خامی موجود ہے ؛

وجہ۔" شوق کو کچھ" میں قبیح تنافر اور "کچھ" حشو ہے ؛

شعر۔ تڑا تڑ بازیاں لاتا ہے کوئی
تو رہ جاتا ہے کوئی چپٹا کر

اصلاح۔ پہلے مصرع میں "بازیاں لاتا ہے" کی جگہ "بازیاں کھاتا ہے" یا "بازیاں کرتا ہے"۔ یا "بازیاں دیتا ہے" یا "پلٹیاں کھاتا ہے" ہونا چاہئے ؛

وجہ "بازیاں لانا" روز مرہ کے خلاف ہے ۔

شعر۔ آئی اُڑتی ہوئی وہ مکھی
دیکھا کم بخت نے نہ بھالا

اصلاح ۔ دوسرا مصرع یوں ہونا چاہئے :۔
کم بخت نے کچھ نہ دیکھا بھالا

اب بھی "دیکھا" میں "الف" کا گر جانا اچھا معلوم نہیں ہوتا ؛

وجہ - "دیکھنا بھالنا" وغیرہ کو اکٹھا استعمال کرنا چاہئے -
کیونکہ "بھالنا" تنہا کچھ معنی نہیں رکھتا ؀

شعر - مجھے سجدوں سے فرصت ہی نہیں ہے
کسی کا نقشِ پا ہے اور میں ہوں

اصلاح - پہلے مصرع میں "نہیں ہے" کے بجائے "کہاں
ہے" ہونا چاہئے ؀

وجہ - (۱) "نہیں ہے" میں "ہے" حشو ہے ؀
(۲) اصلاح سے مصرع کا زور بڑھ گیا ؀

شعر - بالائے زمیں فلک سے گرنا اچھا
اخلاق کے منصۂ بلندی سے نہ گر

اصلاح - دوسرے مصرع میں "منصہ" کی جگہ "مسند"
ہونا چاہئے ؀

وجہ - "منصّہ" میں "ص" مشدّد ہے - اور بالتّشدید
پڑھنے سے مصرع بحر سے خارج ہوا جاتا ہے ؀

شعر - آج، وہ بات کہاں، آج کہاں قدرشناس
چند پیسوں میں اب ہوتی ہے میسّر تصویر

اصلاح - دوسرے مصرع میں "ہوتی" کے بجائے "آتی"
لکھنا چاہئے ؀

وجہ - "اب" کی "ب" یا "ہوتی" کی "ہ" تقطیع میں

گرتی ہے ؎

شعر۔ خُلقِ مصطفویؐ کی آیت ہے عَلیٰ خُلقٍ عظیم
لیکن اس عظمت کا اُمّت میں نشاں کوئی نہیں

اصلاح۔ آیۂ خُلقِ محمّدؐ ہے علیٰ خُلقٍ عظیم
آہ اس عظمت کا امّت میں نشاں کوئی نہیں

وجہ۔ (۱) "مصطفویؐ" میں "ف" متحرک ہے۔ ساکن نہیں ؎

(۲) دوسرے مصرع میں "اس" کا "الف" گر گیا۔ یہ خامی صرف اس صورت میں قابلِ اعتراض نہیں۔ جب اس کا رفع کرنا قطعاً غیر ممکن ہو۔ یا رفع کرنے کی صورت میں شعر کا حسن قائم نہ رہ سکے ؎

قطعہ۔ تم نہ شرماؤ مجھے کہ کر حسیں
جانتا ہوں مَیں نہیں دلکش نہیں
صرف تم کو یُوں نظر آتا ہوں میں
کیونکہ خود آنکھیں تمہاری ہیں حسیں

اصلاح۔ پہلے شعر کا مصرع اوّل یُوں ہونا چاہیئے:۔
تم حسیں کہ کر نہ شرماؤ مجھے

وجہ۔ (۱) اس میں تعقید ہے ؎

(۲) قطعے کے پہلے شعر میں غزل کے مطلع کی

طرح قافیہ نہ لانا چاہیئے ۔

اس قطعے کے ساتھ شاعر نے تین قطعے اور بھی لکھے ہیں ۔ جن میں صرف دوسرے اور چوتھے مصرع کے ہم قافیہ ہونے کا التزام کیا گیا ہے ۔

(۳) پہلے اور چوتھے مصرع میں قافیے کی تکرار درست نہیں ۔

شعر۔ کمر اس کی میں نہ دیکھی کہ کروں اس کا وصف
تھی وہ اک آ ہوئے دل کے لئے چیتے کی لپک

اصلاح ۔ کمر اس کی نہیں دیکھی کہ بیاں وصف کروں
آہوئے دل کے لئے چیتے کی گویا تھی لپک

وجہ ۔ (۱) " میں نہ دیکھی " کا ٹکڑا اگرچہ آج کل کی فصیح اردو کے اعتبار سے غلط ہے ۔ لیکن یہ شعر چونکہ متقدمین میں سے ایک شاعر کی تراوشِ فکر ہے ۔ لہٰذا اُس زمانے کی زبان کے لحاظ سے قابلِ گرفت نہیں ۔ کیونکہ اُردو کے اس ابتدائی دور میں یہی ترکیب فصیح سمجھی جاتی تھی ۔ بہر حال اس کی بھی اصلاح ہو گئی ۔ جو بے محل نہیں ۔

(۲) پہلے مصرع میں " ضعفِ خاتمہ " کا عیب ہے ۔ یعنی " اس کا وصف " کے ٹکڑے سے روانی مفقود

ہو کر سستیٔ بندش کا نقص پیدا ہو گیا ہے ؎

(۳) "تھی" وغیرہ کا شروع میں لانا خلافِ فصاحت ہے ؎

(۴) "اک" اور "لپک" میں زیادہ تنافر ہو گیا۔ ویسے بھی "اک" حشو ہے ؎

شعر۔ ہر وقت اک خمار تھا۔ ہر دم سرور تھا
بوتل بغل میں تھی کہ دلِ ناصبور تھا

اصلاح۔ پہلے مصرع میں "اک خمار" کی جگہ "ایک نشہ" ہونا چاہیئے ؎

وجہ۔ جب "بوتل بغل میں" ہو۔ تو "خمار" کی حالت کیونکر قائم رہ سکتی ہے ؟

ناواقف لوگ "خمار" اور "نشہ"۔ "مخمور" اور "سرشار" میں فرق نہیں کرتے ؎

شعر۔ ہے سلامت باغِ عالم تو دلوں کی کیا کمی
ہر شگفتہ پھول جب مرجھا گیا دل ہو گیا

اصلاح پہلے مصرع میں "ہے سلامت باغِ عالم" کے بجائے "باغِ عالم ہے سلامت" لکھنا چاہیئے۔ اس سے روانی تو پیدا ہو گئی۔ مگر "تو" میں "واؤ" کے کھچ کر پڑھے جانے کا سقم اب بھی باقی ہے ؎

وجہ۔ اس ٹکڑے میں تعقید ہے ؛

شعر۔ کسی نے رحم کھا کر کوٹھڑی رہنے کو اک دی تھی
کہ جس میں دن کو بھی رہتی تھی شب کی جیسی تاریکی

اصلاح۔ دوسرا مصرع یوں ہونا چاہئے :۔
جہاں دن کو بھی چھائی رہتی تھی شب کی سی تاریکی

وجہ۔ (۱) "کہ جس" میں "کہ" حشو ہے ؛
(۲) "شب کی جیسی" غلط ہے۔ اس کی جگہ
"شب کی سی"۔ "شب ایسی"، "شب کی ایسی"
"شب جیسی" لکھتے ہیں ؛

شعر۔ ہو رہا ہے نئے انداز سے زنداں تعمیر
چُن کے دیوانے چنے جاتے ہیں دیواروں میں

غلطی۔ "چُن کے" صحیح نہیں۔ "چُن چُن کے" روز مرّہ کے
مطابق اور درست ہے ؛

شعر۔ دیکھ بزمِ رنگ و بو کو غور کی آنکھوں سے دیکھ
کیا عیاں ہوتا ہے ان جھکے ہوئے جلووں سے دیکھ

غلطی۔ "آنکھوں" اور "جلووں" میں ایطاءِ جلی ہے۔ لہٰذا
قافیے غلط ہیں ؛

شعر۔ ہیں وہ اک سوختہ دل ہوں کہ میری آہِ سوزاں سے
بھڑک اٹھتی ہے آتش سارے جنگل کے چھاڑوں میں

غلطی۔ (۱) ایسے موقع پر "آگ" کی جگہ "آتش" (ترکیب فارسی کے بغیر) شعر میں باندھنا صرف خلافِ روز مرہ ہی نہیں۔ بلکہ غلط ہے۔
(۲) پہلے مصرع میں "اک" اور دوسرے میں "سارے" حشو ہے۔

مصرع۔ شادیانے طیور گاتے ہیں۔
غلطی۔ شادیانے گائے نہیں۔ بلکہ بجائے جاتے ہیں۔

شعر۔ ہر برس ہو خوشی سے سال گرہ
یوں ہی جلسے رہیں سدا یعنی

غلطی۔ اس نظم کے تمام قافیوں کے آخر میں "آنی" کا جزو شامل ہے۔ یعنی "ثانی" اور "ربانی" وغیرہ قوافی لکھے گئے ہیں۔ لہٰذا "یعنی" کا قافیہ غلط ہے۔

شعر۔ منزلِ الفت کا تُو اک رہنمائے دہر ہے
عشق کی ملت کا تُو بے شک امامِ عصر ہے

غلطی۔ (۱) "دہر" اور "عصر" کا قافیہ غلط ہے۔
(۲) پہلے مصرع میں "اک" اور دوسرے میں "تُو" حشو ہے۔ "بے شک" کی بھی چنداں ضرورت نہیں۔

شعر۔ زندگی اک باغ ہے۔ اس باغ کا مالی ہُوں مَیں
زندگی ہے اک خزانہ۔ جس کا رکھوالی ہُوں مَیں

غلطی:۔ "رکھوالی"، "حفاظت" کے معنی میں صحیح - لیکن "محافظ" کے معنی میں غلط ہے ؀

شعر- قسم ہے جھومتا رہتا ہوں مَیں جوشِ مسرت سے
مرے ساغر میں جب تک بادۂ انگور رہتی ہے

غلطی - (۱) پہلے مصرع میں "مَیں" حشو ہے ؀
(۲) "بادہ" مذکر ہے ؀

شعر- نیرِ برجِ شرف مہرِ سپہرِ انور
جلوۂ صبحِ ازل شعشۂ حسنِ معیار

غلطی - (۱) "شعشعہ" کی جگہ "شعشہ" لکھنا صحیح نہیں ؀
(۲) "شعشعۂ حسنِ معیار" کی ترکیب بے معنی ہے ؀

شعر- مدرسہ یا دَیر تھا - کعبہ تھا - یا بُت خانہ تھا
ہم سبھی مہمان تھے واں، تُو ہی صاحب خانہ تھا

غلطی - (۱) "بُت خانہ" اور "صاحب خانہ" میں ایطاءِ جلی ہے لہٰذا قافیہ غلط ہے ؀
(۲) "دَیر" اور "بُت خانہ" ہم معنی ہیں - دو الگ الگ جگہوں کا ذکر کرنا چاہئے تھا ؀

اگرچہ "واں" اس لحاظ سے کہ یہ شعر شعرائے متقدمین سے ایک صاحب کا ہے - قابلِ گرفت نہیں - لیکن آج کل متروک ہے ؀

شعر۔ ٹوٹ کر شیشۂ دل کیونکہ جُڑے مشکل ہے
نہ اِدھر کا کوئی ٹکڑا۔ نہ اُدھر کا ٹکڑا!

غلطی۔ "کیونکر" کے بجائے "کیونکہ" لکھنا غلط ہے۔ اس کی جگہ "کیسے" بھی آ سکتا ہے۔ لیکن وہ "کیونکر" کے برابر فصیح نہیں ❖

شعر۔ سرفرازیِ فلک پست ہے اس کے آگے
چشمِ بد دُور بہت بالا ہے ایواں تیرا!

غلطی۔ پہلے مصرع میں "سر فرازی" کی "یاء" کا متشدد ہو جانا خلافِ فصاحت ہے۔ دوسرے مصرع میں "بالا" کا "الف" گر گیا ہے۔ جو سراسر غلط ہے ❖

ہندی کے کسی لفظ کے آخر سے "واؤ" یا "ہا" گرا دینا جائز مگر "الف" اور بالخصوص اصل فعل (آتا۔ جاتا وغیرہ) کے آخر کا "الف" گرانا خلافِ فصاحت ہے۔ لیکن ہندی کے سوا کسی دوسری زبان مثلاً فارسی یا عربی وغیرہ کے لفظ کے آخر سے "واؤ" یا "یاء" گرانا ناجائز اور "الف" گرانا قطعاً غلط ہے ❖

شعر۔ پیروی سُنّتِ نبویؐ کی میتسر ہوتی

داغِ دل بھر تو مرا لالۂ گلشن ہوتا

غلطی۔ "بھوی" میں ہا مفتوح ہے۔ ساکن نہیں ؛

شعر۔ یہ شوخ سی نگاہیں
یہ حسن کی شعاعیں
معذور ہیں ادائیں
مجبور ہیں جفائیں

غلطی:۔ "نگاہیں" اور "شعاعیں" میں ایطاء جلی ہے۔ لہٰذا قافیہ غلط ہے:۔ "ادائیں" اور "جفائیں" کا قافیہ درست ہے۔ لیکن یہاں چاروں قافیوں کا درست ہونا ضروری ہے ؛

شعر۔ یہ کہ کے رو دیئے وہ ہمارے مزار پر
کیا میرے مرنے والے کی میّت اسی میں ہے

اس غزل میں "اسی میں ہے" ردیف ہے۔ اور "صورت"۔ "محبّت" وغیرہ قافیہ ؛

غلطی:۔ "مَیِّت" بہ کسر یاء مشدّد ہے۔ لہٰذا قافیہ غلط ہے۔

شعر۔ نگِّ نفسں سے یہ بے ساختہ پن یاد آیا
جب قبا پہنی۔ گریبانِ کفن یاد آیا

غلطی:۔ "بے ساختہ پن" کا محل استعمال صحیح نہیں۔ "پن"

محض قافیے کی رعایت سے لایا گیا ہے ؛

شعر۔ وہ اپنے جاں نثاروں پر عنایت ہی نہیں کرتے
یہ بہتر تھا کہ ہم ان سے محبت ہی نہیں کرتے

غلطی۔ دوسرے مصرع میں "نہیں" کا محل استعمال غلط ہے۔ یہ "نہ" کا موقع ہے ؛

شعر۔ تم ہی تھے وہ یا فریبِ شوق یہ کس کو خبر
ہم نے تو آنکھوں کو قربانِ نظارا کر دیا

غلطی۔ (۱) اس غزل میں "رسوا" اور "تمنا" وغیرہ قافیے ہیں۔ اور "کر دیا" ردیف۔ "قربانِ نظارہ" (حالتِ اضافت) میں "نظارہ" کی "ہ" "الف" سے بدلی نہیں جا سکتی۔ اس لئے قافیہ غلط ہے ؛

(۲) "تم ہی" کے بجائے "تمہیں" فصیح ہے ؛

(۳) "تو" کی واؤ کا کھینچ کر پڑھا جانا خلافِ فصاحت ہے ؛

(۴) "کو قربان" میں "تنافر" ہے ؛

شعر۔ لگے ہونے اب ہاٹ بازار بند
زمانے کے سب کار اور بار بند

غلطی۔ "کار و بار" کی جگہ "کار اور بار" لکھنا صحیح نہیں ؛

مصرع - پکوان پھیکا ہوتا ہے اونچی دکان کا

غلطی - "اونچی دکان پھیکا پکوان" مثل ہے - اس میں تصرف ناجائز ہے ؂

شعر - سر پر دوپٹّہ نورانی
اوڑھ کے نکلی صبح کی رانی

غلطی - "دوپٹہ" میں "واؤ" کا کھینچ کر پڑھا جانا غلط ہے ؂

شعر - موجِ حسن جاری ہے ان کے جسمِ رنگیں سے
نورِ بادہ ظاہر ہے ساغرِ بلوریں سے

غلطی - "رنگین" اور "بلوریں" میں ایطاء جلی ہے - لہٰذا قافیہ غلط ہے ؂

شعر - فزوں ریتر سے کوک کویل کی ہے
نہ پوچھو جو حالت مرے دل کی ہے

غلطی - (۱) "کویل" اور "دِل" کا قافیہ غلط ہے - کیونکہ "کویل" بہ فتح یا ہے - بہ کسرِ یا نہیں - اسی طرح "گھایل" اور "پایل" کو بھی "دل" اور "منزل" وغیرہ کا ہم قافیہ قرار دینا غلط ہے ؂

(۲) "کوک کویل" میں "تنافر" ہے ؂

شعر۔ ترا کیا مرتبہ جانے کوئی اے قطبِ ربّانی
حبیبِ سیّدِ عالم محیّ الدّینِ جیلانی

غلطی۔ "محی" کا تلفظ "مُحیی" ہے۔ "محیّ" (بہ تشدید یا) صحیح نہیں ۔

شعر۔ پُر نور کر دے اے ماہِ رخشاں
مخمور کر دے اے چشمِ عرفاں
مسرور کر دے اے حسنِ خنداں

غلطی۔ (۱) "رخشاں" اور "خنداں" میں ایطاء جلی ہے۔ لہٰذا قافیہ غلط ہے ۔
(۲) "مخمور" بہ معنی "سرشار" بعض فصحاء کے نزدیک متروک ہے ۔

شعر۔ بھیڑ باقی رہی نہ کوئی گائے
اک وظیفہ تھا اس کا ہائے ہائے

غلطی۔ "ہائے" کی "ے" کو کھینچ کر استعمال کرنا غلط ہے ۔

شعر۔ عاجزی کیا شے ہے۔ ماہِ نَو سے سیکھا چاہیئے
اور خود داری گلِ خود رو سے سیکھا چاہیئے

غلطی۔ (۱) "خود رو" میں "ر" مضموم ہے۔ "تر" کہ مفتوح۔ لہٰذا اختلافِ توجیہ کے باعث قافیہ غلط ہے ۔

(۲) "سیکھا چاہئے"۔ "دیکھا چاہئے" وغیرہ متروک ہیں ؎

(۳) پہلے مصرع میں ایک جگہ اور دوسرے میں دو جگہ تنافر ہے ؎

(۴) مصرع کے شروع میں "اور" لانا اچھا نہیں ؎

شعر:-
روتے روتے جو نیند آتی تھی
بے حیائی اُسے ہنساتی تھی

غلطی:- "بہائی" کی جگہ "بے حیائی" استعمال کرنا صحیح نہیں ؎

شعر:-
یہ سماں تھا اور اک رنگیں پرند
روحِ شاعر کی طرح بے قید و بند
بے خودی کے جام چھلکاتا ہُوا
گزرا میرے پاس سے گاتا ہُوا

غلطی:- "پرِند" "پرِندہ" (بہ کسرِ را) کا مخفف ہے۔ لہٰذا اس کا قافیہ "بند" (بہ فتحِ با) کے ساتھ غلط ہے۔ "پرَند" (بہ فتحِ را) کے معنی ہیں سادہ ریشمی کپڑا وغیرہ۔ جس کا شعر کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ دوسرا شعر مطلب کی وضاحت کے لئے لکھا گیا ہے ؎

شعر۔ دختِ رز ہوش میں آنے نہیں دیتی مجھ کو
اس پری نے مجھے دیوانہ بنا رکھا ہے

غلطی۔ پہلے مصرع میں "مجھ کو" اور دوسرے میں "مجھے" کہا گیا ہے۔ جن میں سے ایک حشو ہے۔

شعر۔ نفسِ بے مقدور کو قدرت ہو گر تھوڑی سی بھی
دیکھ پھر سامان اس فرعونِ بے سامان کا

غلطی۔ پہلے مصرع میں "قدرت ہو گر تھوڑی سی بھی" کا ٹکڑا تعقید کا عیب رکھنے کے علاوہ موسیقیت سے بھی یکسر خالی ہے۔ جو شعر کی جان ہوتی ہے۔ دوسرے مصرع کی ترکیب "فرعونِ بے سامان" میں "سامان" کے نون کا اعلان غلط ہے۔

شعر۔ لکھے ہیں سرگزشتِ دل کے مضموں سربسر اس میں
تماشا قتل گہ کا ہے مطالع میرے دیواں کا

غلطی۔ "مطالعہ" بروزن "مفاعلہ" صحیح اور بروزن "فعولن" غلط ہے۔

شعر۔ قسم ہے مجھ کو میرے اضطرابِ پیہم کی
وہ دل ہی کیا جو نہ فرقت میں بیقرار رہے

غلطی۔ (۱) پہلے مصرع میں "میرے" غلط ہے۔ "یہ "اپنے"

کا محل ہے ۔

(۲) دوسرے مصرع میں تنافر کی خامی ہے ۔

شعر۔ زمیں پہ آج ہو رہی ہیں بارشیں شراب کی
افق پہ محو رقص ہیں ترادشیں شراب کی
عنایتیں شراب کی نوازشیں شراب کی

غلطی۔ ایطاء جلی کے باعث قافیے غلط ہیں "بارش" کا
صحیح قافیہ "نگارش" "ترادش" کا "کاوش"
اور "نوازش" کا "سازش" ہے ۔

شعر۔ ہو کچھ کچھ کے دل کا دیدۂ خونبار میں آئے
مگر دھبا نہ کوئی دامنِ پندار میں آئے

غلطی۔ (۱) دوسرے مصرع میں "میں" غلط ہے "پر"
کا مقام ہے ۔
(۲) یہ "پندار" کا نہیں "ضبط" کا محل ہے ۔

شعر۔ کل سمجھ لوں گا اگر وعدہ ہُوا ایفا نہ آج
سوچ لو رسوا کرے گا یہ تمہارا آج کل

غلطی۔ (۱) "وفا ہونا" اور "ایفا کرنا" افصح ہے ۔
(۲) "آج کل" ان معنی میں مؤنث ہے ۔

اشعار۔ بادۂ خوش گوار تھا نہ رہا
ساغرِ زر نگار تھا نہ رہا

ایک رنگیں مزاج تھا نہ رہا
مے کدے کا وقار تھا نہ رہا

غلطی ۔ اس نظم میں "بہار" ۔ "وقار" وغیرہ قافیہ ہے ۔ اور "تھا نہ رہا" ردیف ۔ پہلا شعر درست ہے ۔ لیکن دوسرے شعر کے پہلے مصرع میں ردیف پوری کی پوری موجود ہے ۔ اور قافیہ ندارد ؂

شعر ۔ کر دئیں دو چار لے کر جاگ ہی اٹھا کساں
ٹالنے کو نیند کے دو چار لیں انگڑائیاں

غلطی ۔ (۱) "کسان" ہندی لفظ ہے ۔ اس لئے "نون کا اعلان" چاہئے ۔ اخفا غلط ہے ؂

(۲) "دو چار" کی تکرار اچھی نہیں ؂

شعر ۔ جس جفا پرور سے ہے آٹھوں پہر نالاں کسان
درد میں ڈوبا ہوا ۔ اشکوں میں ہے غلطاں کسان

غلطی ۔ "نالاں" اور "غلطاں" میں ایطاء جلی ہے ؂

شعر ۔ شکرِ افتاد کریں ۔ شکوۂ بیداد کریں
لذتِ غم کو کس عنوان سے ہم یاد کریں

غلطی "عنوان" کا عین تقطیع میں گر گیا ؂

شعر ۔ بے کسوں کو روشناس عظمتِ شاہانہ کر
بزدلوں کے دل میں پیدا ہمتِ مردانہ کر

غلطی:- "شاہانہ" اور "مردانہ" میں ایطاء جلی ہے ۔

شعر۔ مسلم ہندی! مرتب قوم کا افسانہ کر
سربکف ہو کر نکل آ۔ ہمتِ مردانہ کر

غلطی۔ (۱) دوسرے مصرع میں "ہو کر" حشو ہے ۔
(۲) "ہمتِ مردانہ کر" بے معنی جملہ ہے ۔

شعر۔ ایک دن کا ذکر ہے جو خاتمِ پیغمبراں
وعظ فرما مسجد نبویؐ میں تھے با عزّو شاں

غلطی۔ (۱) پہلے مصرع میں "جو" کا محلِ استعمال غلط ہے۔
(۲) دوسرے مصرع میں "نبویؐ" کی "ب" ساکن ہو کر رہ گئی ہے ۔ حالانکہ یہ مفتوح ہے ۔

شعر۔ تُو یا رب کریم اور جوّاد ہے
تجھی سے غریبوں کی فریاد ہے

غلطی۔ "جواد" کی واؤ مشدّد نہیں ۔

شعر۔ محنت میں جو پابندیٔ اوقات کریں گے
کس واسطے پھر ایسے خیالات کریں گے

غلطی:- "خیالات کرنا" صحیح نہیں ۔

شعر۔ موت نے آکے جو چھیڑا ترے افسانے کو
دردِ دل ختم گیا۔ نیند آگئی دیوانے کو

غلطی۔ پہلے مصرع میں "کو" حشو ہے ۔

شعر۔ حسن بھی اک آبگینہ ہے کہ نازک طبع ہے
یہ محبت کے اندھیرے گھر کی روشن شمع ہے

غلطی۔ "طبع" اور "شمع" کا قافیہ غلط ہے۔ "طَبع" کا
صحیح قافیہ "سبع" اور "شمع" کا "جمع" ہے۔
"اختلافِ قید" جائز نہیں ۔

شعر۔ صحنِ چمن میں جس دم پہنچا
عجب وہاں کا نقشہ دیکھا

غلطی۔ دوسرا مصرع بحر سے خارج ہے۔ کیونکہ "عجب"
میں "ج" مفتوح ہے ۔

شعر۔ وفا کی رسم نبھاتا چلا گیا ....
یہ ڈر تھا اس کو کہ پھر یہ جہاں ملے نہ ملے

غلطی۔ (۱) "نبھانا" غلط اور "نباہنا" صحیح ہے ۔
(۲) "کو کہ" میں تنافر ہے ۔

شعر۔ پھنسے نہ کوئی حسینوں کے دامِ گیسو میں
نہ بھائے دل کو بھلا رنگ ان کے بالوں کا

غلطی۔ "بھائے" اور "بھلا" دونوں بالاتفاق متروک ہیں ۔

شعر۔ اپنے مسلم بھائیوں کا دل دُکھانا چھوڑ دو
اے مسلمانو! یہ بُغضِ کا فسانہ چھوڑ دو

غلطی۔ (۱) "اے مسلمانو" میں "اے" حشو ہے ۔

(۲) بغض کافرانہ" میں "ہ" "الف" سے بدلی نہیں جا سکتی ؀

شعر۔ تیرے شرار میں نہاں روح بلالی ہے ابھی
نام خدا بلند کر۔ دشت و جبل میں گونج ڈال

غلطی :۔ گونج ڈالنا" بول چال کے خلاف ہے۔ "ڈال" صرف قافیہ پیمائی کے لئے لکھا گیا ہے ؀

شعر۔ یزداں شکار للعجب گاندھیت کا ہو اسیر
تیری جھپٹ وہ کیا ہوئی طائرک بلند بال

غلطی (۱) یزداں" کا "الف" اور "نون" دونوں تقطیع میں گر گئے ؀

(۲) یا للعجب" کے بجائے صرف "للعجب" لکھنا صحیح نہیں ؀

(۳) "گاندھی" سے "گاندھیت" آئے گا۔ نہ کہ گاندھویت

اب ہیں کہاں وہ چاندنی راتیں
چھپ چھپ کر ان سے ملاقاتیں
گھبرا گھبرا کر وہ باتیں
عیش کی وہ تمہید کہاں ہے
آج ہماری عید کہاں ہے

غلطی :۔ ملاقاتیں" کا پہلا "الف" تقطیع میں گر گیا۔ فارسی اور

عربی الفاظ کا اصلی الف گرانا بالکل غلط ہے۔

شعر۔ بھوت جب تک نوجوانی کا مرے سر پر رہا
بُت کدوں کے طوف کا پاؤں میں اک چکر رہا

غلطی۔ (۱) "بھوت سر پر رہا" خلافِ محاورہ ہے۔ "بھوت سوار ہونا" درست ہے۔

(۲) "پاؤں" میں "واؤ" کو کھینچ کر استعمال کرنا صحیح نہیں۔

شعر۔ گو گلستانِ جہاں پر میری نظریں کم پڑیں
اور پڑیں بھی تو خدا شاہد ہے بچشمِ نم پڑیں

خامی۔ (۱) "گو گلستان" میں ثقالت اور تنافر ہے۔

(۲) "اور" کو مصرع کے شروع میں لانا مناسب نہیں۔

(۳) "چشمِ نم" بالاتفاق متروک ہے۔ اس کی جگہ "چشمِ پُرنم" لکھنا چاہئے۔

شعر۔ نظمِ عبودیت پڑھی میں نے کچھ ایسے لحن سے
ہنس کے رباب اٹھا لیا نغمہ زنِ الست نے

خامی۔ "عبودیّت" کو یاء مشدّد سے باندھنا چاہئے۔

شعر۔ تمہارے لطف و عنایت کا واہ کیا کہنا
کہ جس کا درد کیا۔ وہ ہی دردمند ہوا!

خامی۔ " وہ ہی " کی جگہ " وہی " لکھنا فصیح ہے ؎

شعر۔ اے تاجِ دل ربائی
غارت گرِ خدائی
اے مستِ سکر زائی
وہ کیفیت ہے چھائی

خامی۔ اردو زبان اور علی الخصوص نظم کی لطافت۔ نزاکت اور متانت " مستِ سکرزائی " جیسی ثقیل و مضحکہ خیز تراکیب کی متحمل نہیں ؎

شعر۔ پاؤں پہ گر کے کرتے سفارش عدد سے ہم
پر کیا کریں کہ اس میں مروت کی خو نہیں

خامی۔ (۱) " پاؤں " بروزن فعلن آج کل بالاتفاق متروک و غیر فصیح اور بروزن فاع رائج و فصیح ہے ؎
(۲) " پر " " لیکن " کے معنی میں اکثر فصحا کے نزدیک متروک ہے ؎

شعر۔ کیا بادۂ گلگوں سے مسرور کیا دل کو
دانا رکھے آباداں ساقی تری محفل کو

خامی۔ (۱) " آباداں رکھے " نہیں۔ بلکہ " آباد رکھے " بولتے ہیں ؎
(۲) " رکھے " بہ تشدید باندھنا چاہئے ؎

شعر۔ اک نہ اک روز رکھ کے کچھ چھدّا
تم سے لے گی عوض ضرور اپنا

خامی۔ "چھدّا" کا لفظ سخت مکروہ ہے۔ ہر لفظ شعر میں باندھنے کے لائق نہیں ہوتا۔ الفاظ کے انتخاب میں ذوقِ سلیم کی ضرورت ہے ؞

شعر۔ وہ طفلی میں بھی اکثر محویت میں ڈوب جاتی تھی
تصوّر میں سما جاتا تھا اس کے عکس یوسف کا

خامی۔ (۱) "محویت" کو بے تشدید یاء استعمال نہ کرنا چاہیئے ؞

(۲) دوسرے مصرع میں تعقید نا جائز ہے۔ یعنی "تصوّر" اور "اس کے" میں تقدیم و تاخیر کے نقص کے علاوہ بُعد بھی زیادہ ہے ؞

شعر۔ کیا ناز ہے اہم خود تو ید و پا نہ ہلائیں
اوروں کی مشقت سے جو پیدا ہو وہ کھائیں

خامی۔ (۱) "ہے ہم" میں تنافر ہے ؞

(۲) "دست و پا" کی جگہ "ید و پا" لکھنا فصاحت کا خون کرنا ہے ؞